SUN.22.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 272
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 22 نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 272
۱۱ر جمادی الآخر 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

فلسطین کی حمایت یا اسرائیل سے دوستی؟

فلسطین پر کانگریس کے دوہرے موقف پر پنارائی وجین نے کی شدید تنقید

ترواننت پورم: ۲۱رنومبر (ایجنسی): کیرالہ کے سابق وزیر اعلیٰ پنارائی وجین نے اسرائیل کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات پر کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کے تبصرے کو لے کر ان پر تنقید کی ہے۔ شکاگو یونیورسٹی میں راہل گاندھی نے اسرائیل کے ساتھ ہندوستان کے اسٹریٹجک تعلقات کا دفاع کیا تھا اور اس ملک سے دفاعی ساز وسامان کی خریداری جاری رکھنے کی حمایت کی تھی۔ وجین نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ شکاگو یونیورسٹی میں راہل گاندھی کا بیان فلسطین کے مسئلے پر کانگریس کے دوہرے رویے کو بے نقاب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت میں جب غزہ ہمارے دور کے خوفناک ترین قتل عام میں سے ایک کا سامنا کر رہا ہے اور ہزاروں معصوم بچے مارے جا چکے ہیں، راہل گاندھی اسرائیل کے ساتھ مضبوط تعلقات اور اس ملک سے ہتھیاروں کی خریداری کی کھل کر وکالت کر رہے ہیں، جسے ان حالات میں کلا ذمہ دار قرار دیا جارہا ہے۔ وجین نے کہا کہ اس بھیانک سانحے کے درمیان سفارتی توازن قائم کرنے کی کوشش کو کسی بھی طرح درست قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ان کے مطابق، راہل گاندھی کا سامراجیت کی حمایت کرنے والا موقف جواہر لعل نہرو کی وراثت کو بھی کمزور کرتا ہے، جن کی خارجہ پالیسی سامراجیت کی سخت مخالف تھی اور فلسطینی جدوجہد کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب انسانیت ہی داؤ پر لگی ہو تو کوئی توازن قائم نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم، اس بحث کے تناظر میں وجین کا اپنا سیاسی ماضی بھی ایک دلچسپ پہلو سامنے لاتا ہے۔ 30 دسمبر 2006 کو عراق کے سابق صدر صدام حسین کو پھانسی دیے جانے کے بعد کیرالہ میں تین گھنٹے کا ریاست گیر بند رکھا گیا تھا۔ دوپہر 3 بجے شروع ہونے والے اس بند کے دوران امریکہ کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے ہوئے تھے۔ ان میں اس وقت کے امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کے خلاف مظاہرے اور ان کے پتلے جلانے کے واقعات بھی شامل تھے۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) اور کانگریس، دونوں نے اس بند کی حمایت کی تھی۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ وی ایس اچیوتانندن نے صدام حسین کی پھانسی کی مذمت کی تھی، جبکہ اس وقت سی پی آئی (ایم) کے ریاستی سکریٹری رہنے والے پنارائی وجین نے صدام کو ایک ایسا قوم پرست قرار دیا تھا جو مغرب کی 'تیل کی سامراجیت' کی مخالفت کر رہا تھا۔ کانگریس، جس پر وجین آج دوہرے رویے کا الزام لگا رہے ہیں، وہ بھی صدام حسین کی پھانسی کے خلاف ہونے والی اس سیاسی مہم کا حصہ تھی۔ کیرالہ میں مسلم آبادی خاصی بڑی ہے، جو ریاست کی مجموعی آبادی کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ ہے۔ سی پی آئی (ایم) اور کانگریس، دونوں کے لیے فلسطین کا مسئلہ ایک اہم سیاسی اور جذباتی معاملہ رہا ہے۔ اس تازہ پیش رفت نے ایک بار پھر یہ سوال کھڑا کر دیا ہے کہ سیاسی جماعتیں اپنے بین الاقوامی موقف اور ملک کے اندر سیاسی ضرورتوں کے درمیان کس طرح تال میل قائم کرتی ہیں۔

'میٹا' کے دفاتر پر یوتھ کانگریس کا احتجاج

دہلی: ۲۱رنومبر (ایجنسی): انڈین یوتھ کانگریس کے قومی عہدیداروں کے انسٹاگرام اکاؤنٹس بند کیے جانے کے خلاف جمعہ (20 نومبر) کو پارٹی کارکنان نے حیدرآباد، ممبئی اور گروگرام میں واقع 'میٹا' کے دفاتر پر زبردست احتجاج کیا۔ حیدرآباد کے رائے درگم میں واقع آئی ٹی کمپلیکس میں احتجاج کے دوران ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کے بعد پولیس نے تلنگانہ یوتھ کانگریس کے ریاستی صدر جکیڈی شیو چرن ریڈی سمیت 21 کارکنان کو حراست میں لے لیا۔ کمپنی کی جانب سے دونوں اکاؤنٹس فوری طور پر بحال کیے جانے کے بعد بھی یوتھ کانگریس نے 'میٹا' پر سیاسی جانبداری کا الزام عائد کرتے ہوئے اسے 7 دن کا الٹی میٹم دیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ جمعہ کی دوپہر تقریباً 3 بجے پیش آیا۔ ہاتھوں میں پلے کارڈز لیے تقریباً 25 کانگریس کارکنان رائے درگم کے اسکائی ویو نامی ہائی سیکورٹی کمپلیکس میں داخل ہوئے، جہاں 'میٹا' کا کارپوریٹ دفتر واقع ہے۔ مظاہرین نے احاطے کے اندر جم کر نعرے بازی کی اور کوریڈور میں رکھے پھولوں کے گملے اور دیگر سامان توڑ دیے۔ اس کے بعد وہیں دھرنے پر بیٹھ گئے۔ اطلاع ملتے ہی رائے درگم پولیس موقع پر پہنچی۔ رائے درگم کے انسپکٹر ٹی بھوپتی نے بتایا کہ احتجاج کرنے پہنچے تلنگانہ یوتھ کانگریس کے ریاستی صدر جکیڈی شیو چرن ریڈی اور 20 دیگر کارکنان کو احتیاطی طور پر حراست میں لے لیا گیا۔ بعد میں ضروری ضمانتی مچلکے جمع کرانے کے بعد سبھی کو رہا کر دیا گیا۔ تنازعہ کی شروعات یوتھ کانگریس کے قومی سطح کے رہنماؤں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کیے جانے سے ہوئی تھی۔

"تاریخ کا تھوڑا سا علم آپ کو زحمت سے بچا سکتا تھا"

کرن رجیجو کے کانگریس سے پوچھے گئے سوالات پر پون کھیڑا کا سخت ردعمل

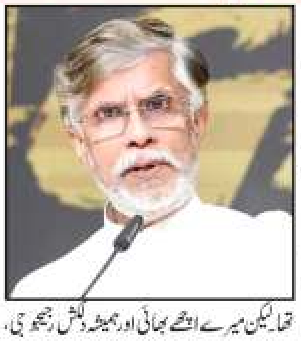

دہلی: ۲۱رنومبر (ایجنسی): مرکزی وزیر کرن رجیجو نے راہل گاندھی کی اس سوشل میڈیا پوسٹ پر اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے، جس میں انھوں نے کہا تھا کہ اگر کانگریس حکومت میں ہوتی تو چین کے شہر شینزین میں چین، روس و امریکہ کے صدور کی ہوئی میٹنگ میں ہندوستانی وزیر اعظم بھی موجود ہوتے۔ کرن رجیجو نے راہل گاندھی کی پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس سے 4 سوالات کیے تھے، جس پر کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے کچھ ایسا جواب دیا ہے جو بی جے پی لیڈر کو 'لاجواب' کر دے۔ کرن رجیجو نے راہل گاندھی کی سوشل میڈیا پوسٹ پر حملہ کرتے ہوئے جو 4 سوالات کانگریس سے کیے تھے، وہ اس طرح ہیں: 1962 میں چین نے میرے گاؤں پر قبضہ کر لیا تھا۔ کیا کانگریس 1962 کی ذلت کے لیے معافی مانگے گی؟ کانگریس نے ہندوستان کو ایک غریب ملک بنائے رکھا۔ کیوں؟ ہندوستان کو سانپوں کا تماشہ دکھانے والوں کی سرزمین کیوں کہا جاتا تھا؟ ہندوستان کی معیشت کو 'ہندو شرح نمو' کہہ کر کیوں بے عزت کیا گیا؟ ان چاروں سوالات کے جواب پون کھیڑا نے ایک ایک کر بہت واضح لفظوں میں دیا ہے۔ انھوں نے ایکس پر جاری اپنی پوسٹ میں کرن رجیجو کو مخاطب کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ سوال کیا ہے کہ "کیا راہل جی آپ سب کو اس قدر بے چین کر رہے ہیں کہ آپ کو رات 1.46 بجے اس طرح کی بے ربط، محض لفظی اور خیالات کی بھٹکتی ہوئی تحریر پوسٹ کرنے پر مجبور ہونا پڑا؟" پھر وہ لکھتے ہیں "شاید تاریخ کا تھوڑا سا علم آپ کو اس زحمت سے بچا سکتا تھا۔ لیکن میرے اچھے بھائی اور ہمیشہ دلکش رجیجو جی، میں آپ کے لیے کچھ حقائق لے کر حاضر ہوں۔" بعد ازاں پون کھیڑا مرکزی وزیر رجیجو کے سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ پہلے سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں کہ "آپ درست کہہ رہے ہیں کہ اکتوبر 1962 میں چین نے آپ کے گاؤں تکتو پر مختصر مدت کے لیے قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن ہندوستان کی سفارتی کوششوں کے نتیجے میں بڑھتے ہوئے بین الاقوامی دباؤ کے درمیان نومبر میں یہ قبضہ ختم ہو گیا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ کیا اس لیے کہ یہ آپ کے کٹھی بیانیے کے مطابق نہیں ہے؟" پھر دوسرے سوال کا جواب کچھ اس طرح دیتے ہیں "آزادی سے لے کر 1977 تک ہندوستان کی مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) تقریباً 20 سے 30 ارب ڈالر سے بڑھ کر 121.49 ارب ڈالر ہو گئی۔ کانگریس نے سبز انقلاب، سفید انقلاب اور ملک کی تکنیکی و صنعتی ترقی کی بنیادیں رکھی تھیں۔" وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ "اس نے سرکاری شعبہ کے ادارے، آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم، ایمس، جے این یو اور بھی دیگر ممتاز ادارے قائم کیے، جن میں سے بہت سے اداروں کو آج بی جے پی کمزور کرنے میں مصروف ہے۔ یعنی جس چیز کو آپ ہندوستان کو غریب رکھنے سے تعبیر کرتے ہیں، درحقیقت وہ ملک کی تعمیر تھی۔" 'سانپوں کا تماشہ دکھانے والوں کی سرزمین' والے تیسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے پون کھیڑا نے لکھا ہے کہ "ہم ہندوستان کے بارے میں مغرب کے تصورات پر مبنی ایک پرانے نوآبادیاتی دقیانوسی تصور سے ناراض نہیں ہوتے۔ نہ ہی ہمیں اپنی شناخت، ثقافت یا تہذیب متعین کرنے کے لیے کسی سفید فام شخص کی توثیق کی ضرورت ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "بی جے پی میں آپ لوگ اس بات کے بارے میں ہمیشہ بے چین رہتے ہیں کہ غیر ملکی ہندوستان کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آر ایس ایس آج بھی انگریزوں کے عشق میں گرفتار ہے، بالکل اسی طرح جیسے وہ نوآبادیاتی دور میں تھا؟" 'ہندو شرح نمو' سے متعلق چوتھے سوال کا جواب کانگریس لیڈر نے کچھ اس انداز میں دیا ہے "یہ بنیادی طور پر دوسرے سوال کی ہی تکرار ہے۔ لیکن رجیجو جی، بظاہر معاشیات کی بنیادی باتوں (اور بہت سی دوسری چیزوں) سے ناواقف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں الگ الگ سوال ہیں۔" ساتھ ہی تیکھے انداز میں یہ سوال بھی پوچھتے ہیں کہ "کیا آپ مودی کی تھوڑی سی مزید خوشنودی حاصل کرنے کی امید میں بی جے پی کے 'چیف سنیک-چارمر' (سانپوں کا تماشہ دکھانے والوں کا سربراہ) بننے کے لیے آڈیشن دے رہے ہیں؟"

قحط زدہ مہاراشٹر میں ڈیٹا سینٹر کیلئے علاحدہ واٹر کمپنی بنانے کا منصوبہ

ممبئی: ۲۱رنومبر (ایجنسی): ڈیٹا سینٹرز اور صنعتوں کی بڑھتی ہوئی پانی کی ضروریات پر خدشات کے درمیان، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے جمعہ کو مہاراشٹرا انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (MIDC) کو ہدایت دی کہ وہ صنعتی یونٹ اور ڈیٹا سینٹرز کو پانی کی فراہمی کا انتظام کرنے کے لیے مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی قائم کرنے کی تجویز تیار کرے۔ مجوزہ کمپنی میونسپل سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس سے ٹریٹ شدہ گندے پانی کے ساتھ روایتی ذرائع سے پانی حاصل کرے گی اور تقسیم کرے گی۔ حکومت کا موجودہ ٹریٹمنٹ پلانٹس کے آپریشن اور دیکھ بھال اور صنعتی پانی کی فراہمی کو بھی ایک مربوط نظام کے تحت لانے کا ارادہ ہے۔ فڑنویس نے یہ ہدایات ممبئی اور پونے میٹروپولیٹن ریجن میں پانی کی منصوبہ بندی اور انتظام پر جائزہ اجلاس میں اپنی سرکاری رہائش گاہ ورشا میں جاری کیں۔ واضح رہے کہ یہ اقدام ڈیٹا سینٹرز کی پانی کے حوالے سے زیادہ استعمال والی نوعیت پر خدشات کے درمیان آیا ہے، خاص طور پر جب مہاراشٹرا کو خشک سالی کے حالات کا سامنا ہے اور وہ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں مزید ایسی سرمایہ کاری کو راغب کرنا چاہتا ہے۔ بعد ازاں فڑنویس نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ آبادی میں اضافے، شہری کاری اور صنعتی طلب کو مدنظر رکھتے ہوئے ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے لیے ۲۰۵۱ تک اور پونے میٹروپولیٹن ریجن کے لیے ۲۰۴۷ تک طویل مدتی پانی کے منصوبے تیار کریں۔ انہوں نے ٹریٹ شدہ گندے پانی کے زیادہ سے زیادہ دوبارہ استعمال، پانی کے رساؤ پر قابو، بارش کے پانی کو جمع کرنے اور متبادل ذرائع کی تلاش کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا، انہوں نے صنعتوں کے محکمے نے ڈیٹا سینٹرز کے ماحولیاتی اور بنیادی ڈھانچے کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے سابق ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین انیل کاکوڈکر کی سربراہی میں ۷ رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی ہے۔ یہ پینل، جس میں سرکاری حکام، صنعت کے نمائندے اور تکنیکی ماہرین شامل ہیں، مہاراشٹرا قانون ساز کونسل میں بجلی کے استعمال، پانی کے استعمال، زمین کی ضروریات، حرارت اور شور پر خدشات ظاہر کیے جانے کے بعد قائم کیا گیا تھا۔ اسے اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لیے تین ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ جمعہ کے اجلاس میں ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے میٹروپولیٹن کمشنر سنجے مکرجی نے کہا کہ خطے کی آبادی، جو اس وقت اندازاً ۲۱ر کروڑ ۷۵ر لاکھ ہے، کو ۲۰۵۱ تک ۱۹۱۳۹ ملین لیٹر یومیہ پانی کی ضرورت امکان ہے۔ اتھارٹی کا جاری اور مجوزہ ڈیم منصوبوں، گندے پانی کے دوبارہ استعمال، ثانوی اور ترتیری ٹریٹمنٹ، الگ منتقم پائپ لائن اور بارش کے پانی کو جمع کرنے کے ذریعے بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ ہے۔ جبکہ پونے میٹروپولیٹن ریجن کے لیے، فڑنویس نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ وسطی کوکن میں ساوتری ندی کے بیسن کو کاڑی، بھیما، اندرایانی، مولا-موٹھا اور نیرا بیسنز سے جوڑنے کے لیے ابتدائی پروجیکٹ رپورٹ تیار کریں۔ علاوہ ازیں پی ایم آر ڈی اے میٹروپولیٹن کمشنر اجیجیت چودھری نے کہا کہ خطے کی آبادی جو تقریباً ایک کروڑ ۸۰ر لاکھ ہے ۲۰۴۷ تک بڑھ کر ۳ر کروڑ ۱۴ر لاکھ ہونے کا امکان ہے۔ جبکہ موجودہ پانی کی ریزرویشن ۳۱ اعشاریہ ۹۵ ٹی ایم سی کی طلب کے مقابلے میں ۳۶ اعشاریہ ۹۰ ٹی ایم سی ہے، توقع ہے کہ ضرورت ۲۰۴۷ تک بڑھ کر تقریباً ۱۰۰ ٹی ایم سی، یا ۸۱۶۷ ملین لیٹر یومیہ ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں فڑنویس نے حکام کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جاری پانی کے منصوبے طے شدہ وقت پر مکمل ہوں اور مجوزہ منصوبوں کے لیے کلیئرنس، زمین کے حصول اور بحالی کو بیک وقت اٹھایا جائے۔

اپرینٹس گرفتار، نیول ڈاکیارڈ کی حساس تصاویر لیک کرنے کا الزام

ممبئی: ۲۱رنومبر (ایجنسی): ممبئی کی کولابہ پولیس نے نیول ڈاکیارڈ میں کام کرنے والے 21 سالہ اپرینٹس کو گرفتار کیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے مبینہ طور پر ہندوستانی بحریہ کے اڈوں کی حساس تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کی تھیں۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق تفتیش کاروں کو شبہ ہے کہ ممنوعہ مواد کو شیئر کرنے کے لیے استعمال ہونے والے آن لائن اکاؤنٹ کے پاکستان میں مقیم ہینڈلرز سے رابطے ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ حکام کا کہنا ہے کہ سرحد پار رابطوں کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ دریں اثنا ملزم کی شناخت بنٹی رام پرکاش مینا کے طور پر ہوئی ہے، جو راجستھان کے کرولی ضلع کا رہنے والا ہے۔ یہ گرفتاری ممبئی پولیس کی سوشل میڈیا ڈیجیٹل لیب کو ان پٹ موصول ہونے کے بعد عمل میں آئی ہے۔ حساس دفاعی تصویریں انسٹاگرام ہینڈل کے ذریعہ گردش کر رہی ہیں۔ تکنیکی نگرانی اور ڈیجیٹل ٹریکنگ کا استعمال کرتے ہوئے تفتیش کاروں نے انسٹاگرام اکاؤنٹ کا سراغ لگایا۔ جس کے بعد بنٹی رام پرکاش مینا کو 20 نومبر کو حراست میں لیا گیا۔ اسے مقامی عدالت میں پیش کرنے پر، عدالت نے مزید پوچھ گچھ کے لیے اسے 23 نومبر تک پولیس کی تحویل میں دے دیا۔

اجین میں شاہی مقبرے سمیت 12 سے زائد مساجد اور مزارات منہدم، وقف کمیٹی کا عدالت جانے کا فیصلہ

اجین: ۲۱رنومبر (ایجنسی): سنگھستھ 2028 کی تیاریوں کے تحت اجین میں ریلوے نے ہفتے کی صبح بڑی کاروائی کی۔ صبح تقریباً 5 بجے مادھو نگر ریلوے اسٹیشن کے باہر پلیٹ فارم نمبر 8 کے قریب ریلوے کی زمین پر تعمیر کی گئی مسجد قلندری، شاہی مقبرے اور ایک درجن سے زائد مزارات سمیت دیگر تعمیرات کو 6 جے سی بی مشینوں کی مدد سے منہدم کر دیا گیا ہے۔ اس مہم کے ذریعے ریلوے نے تقریباً 15 ہزار مربع فٹ زمینوں کو خالی کرایا ہے۔ دوسری جانب وقف کمیٹی نے اس کاروائی کو غلط قرار دیتے ہوئے عدالت میں توہین عدالت کی عرضی دائر کرنے کی وارننگ دی ہے۔ ہفتہ کی صبح شروع کی گئی کاروائی کے دوران موقع پر سیکورٹی کے تحت انتظامات کیے گئے تھے۔ اس دوران 80 سے زائد آر پی ایف جوانوں کے ساتھ جی آر پی، مختلف تھانوں کی پولیس فورس، ریلوے کے افسران اور انتظامیہ کی جانب سے ایس ڈی ایم پون باریا اور سی ایس پی دیپکا شندے بھی موجود رہیں۔ ریلوے کے پی آر او مکیش کمار اور آر پی ایف تھانہ انچارج راجیو اپادھیائے نے بتایا کہ یہ زمین ریلوے کی ہے۔ غیر قانونی قبضے سے متعلق ہائی کورٹ کی جانب سے اسٹے خارج کیے جانے اور ریلوے کے حق میں فیصلہ آنے کے بعد ہی یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ افسران کے مطابق اس سے قبل بھی نوٹس دیے گئے تھے، لیکن قبضہ نہ ہٹائے جانے پر معزز ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق پرامن طریقے سے کاروائی کی گئی۔ دوسری جانب وقف کمیٹی کے صدر قاضی مولانا عارف ندوی نے ریلوے کی کاروائی پر سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریلوے نے غلط طریقے سے مسجد قلندری، شاہی مقبرے، ایک درجن سے زائد مزارات اور متولی کے مکان کو منہدم کیا ہے۔ مولانا عارف کا کہنا ہے کہ اس زمین سے متعلق معاملہ ابھی بھوپال وقف ٹربیونل کورٹ میں زیر التوا ہے اور ایک شخص کو فرضی کرایہ دار قرار دے کر [illegible] یہ انہدامی کاروائی کی گئی۔ وقف کمیٹی نے اب اس کاروائی کے خلاف عدالت میں توہین عدالت کی عرضی دائر کرنے کی بات کہی ہے۔ ریلوے کے پی آر او مکیش کمار کے مطابق آئندہ سنگھستھ مہاپرو 2028 کے پیش نظر اسٹیشن احاطے کی توسیع اور تعمیراتی کام کیے جا رہے ہیں، جن میں ان غیر قانونی تعمیرات کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی۔ اب تجاوزات سے آزاد کرائی گئی اس 15 ہزار مربع فٹ زمین پر سنگھستھ کے دوران آنے والے لاکھوں عقیدت مندوں کی سہولت کے لیے ہولڈنگ اور ویٹنگ ایریا تیار کیا جائے گا۔

بنگلہ دیش میں تشدد کے تازہ واقعات

شیخ حسینہ کی متوقع واپسی سے قبل

3/افراد ہلاک، متعدد زخمی، 124/گرفتار

ڈھاکہ: 21رنومبر (ایجنسی): اقتدار سے ہٹائی گئی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی اگلے ماہ متوقع واپسی سے قبل بنگلہ دیش میں تشدد کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ گزشتہ دو دنوں کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں کم از کم تین افراد ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جبکہ کئی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق، یہ تشدد بدھ کی شام اور جمعرات کی صبح کے اوقات میں 14 اضلاع میں پھوٹ پڑا۔ بنگلہ دیشی خبر رساں ادارے 'دی ڈیلی اسٹار' کی رپورٹ کے مطابق، گزشتہ دو دنوں میں شرپسندوں نے سیاستدانوں کی رہائش گاہوں، سرکاری و نجی املاک، گرامین بینک (جس کی بنیاد نوبل انعام یافتہ محمد یونس نے رکھی تھی) کی شاخوں اور ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا ہے۔ گرامین بینک نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس ماہ مختلف شہروں میں بینک کی 20 سے زائد شاخوں میں توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔ شیخ حسینہ کی متوقع واپسی سے قبل، ان کے حامیوں پر امن و امان کی صورتحال خراب کرنے اور سرکاری و عوامی املاک میں توڑ پھوڑ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ عوامی لیگ کے ارکان جس کی قیادت ماضی میں شیخ حسینہ کرتی تھیں اپنی سابق رہنما کو سنائی گئی عمر قید کی سزا کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق، پولیس کا کہنا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ڈھاکہ سے اس جماعت سے وابستہ 124 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

امریکی سینیٹ نے ایران سے امریکی فوجیوں کی واپسی کی قرارداد مسترد کر دی

واشنگٹن: ۲۱رنومبر (ایجنسی): 3 نومبر کے وسط مدتی انتخابات کے بعد جنگ کے معاملے پر اپنی پہلی ووٹنگ میں امریکی سینیٹ نے ایوان نمائندگان سے منظور شدہ ایک قرارداد کو مسترد کر دیا ہے۔ اس قرارداد میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو ایران کے ساتھ جاری تنازعہ سے امریکی فوجیوں کو واپس بلانے کی ہدایت دی گئی تھی۔ سینیٹ کے آفیشل ریکارڈ کے مطابق جمعرات کو یہ قرارداد 48 کے مقابلے میں 51 ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔ اس کے خارج ہونے کے ساتھ ہی سینیٹ میں یہ قرارداد ختم ہو گئی ہے۔ ریپبلکن پارٹی کے 3 اراکین، مین سے سوزن کولنز، الاسکا سے لیزا مرکوسکی اور کینٹکی سے رینڈ پال نے ڈیموکریٹس کے ساتھ مل کر قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ پنسلوانیا کے ڈیموکریٹ جان فیٹرمین نے اس کے خلاف ووٹ دیا۔ کنیکٹیکٹ کے ڈیموکریٹ کرس مرفی نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا اور انہیں ایوان میں غیر حاضر قرار دیا گیا۔ نارتھ کیرولینا کے ریپبلکن تھام ٹلس جنہوں نے ستمبر میں اسی طرح کی ایک قرارداد کی حمایت کی تھی اس بار اس کے خلاف ووٹ دیا۔ اس سے قبل 24 ستمبر کو پیش کی گئی قرارداد 49 کے مقابلے میں 50 ووٹوں سے مسترد ہو گئی تھی۔ سینیٹر ایڈم شف کے دفتر کے مطابق جمعرات کو ہونے والی ووٹنگ جنگی اختیارات سے متعلق قرارداد کے ذریعے جنگ ختم کرنے کے لیے سینیٹ میں 15 ویں بار ووٹنگ تھی۔ ووٹنگ کے ریکارڈ کے مطابق سینیٹ نے 23 جون کو اسی طرح کی ایک قرارداد 50 کے مقابلے میں 48 ووٹوں سے منظور کی تھی۔ میساچوسٹس کے ڈیموکریٹک رکن ایوان نمائندگان سیتھ مولٹن نے یہ قرارداد 28 اپریل کو پیش کی تھی۔ 15 ستمبر کو ایوان نمائندگان نے اسے 220 کے مقابلے میں 204 ووٹوں سے منظور کیا تھا۔ اس قرارداد میں 1973 کے وار پاورز ریزولوشن کی دفعہ 5 (سی) کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ایک 'متوازی قرارداد' ہونے کی وجہ سے اسے دستخط کے لیے صدر کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بحث کے دوران ورجینیا کے ڈیموکریٹک سینیٹر ٹم کین نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "وہی کریں جس کا مطالبہ آئین کرتا ہے، جس کا مطالبہ ہمارے عوام کرتے ہیں اور وہ ہے اس غیر قانونی جنگ کو ختم کرنا۔" کانگریشنل ریکارڈ کے مطابق کین نے کہا کہ "امریکی عوام اس سے تنگ آ چکے ہیں۔ لیکن ہم یہاں سینیٹ میں اسے درست کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ووٹ دینا کہ یہ جنگ غیر قانونی ہے، اس سمت میں اٹھایا گیا ایک اہم قدم ہے۔" وسکونسن کی ڈیموکریٹک سینیٹر ٹمی بالڈون نے ایوان میں کہا کہ اس جنگ کی وجہ سے ٹیکس دہندگان کے کم از کم 47 ارب ڈالر خرچ ہوئے ہیں اور 23 امریکی اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ مونٹانا کے ریپبلکن سینیٹر ٹم شیہی نے قرارداد کے خلاف ووٹ دینے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ 'ایران کے ساتھ جاری جنگ کوئی متبادل نہیں بلکہ ضرورت ہے۔ ہمیں اپنا کام مکمل کرنا چاہیے، اس ملک کا دفاع کرنا چاہیے اور اپنے اتحادیوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔' شیہی نے دلیل دی کہ اگر ایران آبنائے ہرمز اور دیگر سمندری راستوں پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے تو اس سے دنیا کی نصف توانائی سپلائی متاثر ہو سکتی ہے۔ ووٹنگ کے بعد ڈیموکریٹس نے اشارہ دیا کہ جنوری میں کانگریس کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد وہ اس معاملے کو ایک بار پھر زور و شور سے اٹھائیں گے۔ شف نے ایک بیان میں کہا کہ "آج کی ووٹنگ میں ہمیں دونوں جماعتوں کی حمایت تو ملی، لیکن یہ کافی نہیں تھی۔ نئی کانگریس میں ہم اسے بدل دیں گے۔"

چار ہزار اگنی ویروں کا ڈاٹا 'ڈارک ویب' پر فروخت کرنے کی کوشش

پولیس نے 14 سالہ ملزم کو پکڑ کر کی پوچھ تاچھ

دہلی: ۲۱رنومبر (ایجنسی): دہلی پولیس کی اسپیشل سیل نے ہریانہ کے بلبھ گڑھ سے ایک 14 سالہ لڑکے کو پکڑا ہے۔ اس پر ایک ویب سائٹ ہیک کر کے تقریباً 4000 اگنی ویروں کا حساس ڈاٹا 'ڈارک ویب' پر فروخت کرنے کا الزام ہے۔ حکام کے مطابق وہ یہ ڈاٹا 500 ڈالر میں فروخت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' پر شائع رپورٹ کے مطابق تفتیش کاروں نے بتایا کہ نابالغ بچے نے سابق اگنی ویروں کے لیے بنائی گئی ایک ٹیسٹ ویب سائٹ میں غیر مجاز طور پر رسائی حاصل کی تھی۔ یہ ویب سائٹ انہیں دیگر سرکاری محکموں میں روزگار کے مواقع تلاش کرنے کے لیے بنائی گئی تھی۔ مرکزی حکومت نے جون 2022 میں اگنی پتھ بھرتی اسکیم شروع کی تھی۔ اس کے تحت فوج، بحریہ اور فضائیہ میں 4 سال کی مدت کے لیے اہلکاروں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ویب سائٹ سے معلومات نکالنے کے بعد لڑکے نے ڈارک ویب پر اشتہار پوسٹ کرتے ہوئے 4,000 اگنی ویروں کا ذاتی ڈاٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔ تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کے ٹولز کا استعمال کیا گیا تھا۔ ویب سائٹ میں نقب لگانے کے اصل طریقے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ دہلی پولیس کی انٹیلی جنس فیوژن اینڈ اسٹریٹجک آپریشنز (آئی ایف ایس او) یونٹ نے نابالغ بچے کے ڈیجیٹل آلات سے ڈاٹا برآمد کیا ہے۔ تفتیش کار اب اس مواد کی جانچ کر رہے ہیں تاکہ اصل معلومات کا پتہ لگایا جا سکے۔ وہ مشتبہ سائبر حملے کی حد بھی معلوم کر رہے ہیں۔ پولیس نے مرکزی وزارت داخلہ کو خط لکھ کر اگنی ویروں کا سرکاری ڈاٹا بھی طلب کیا ہے۔ برآمد شدہ معلومات سے اس کا موازنہ کر کے اس کی صداقت کی تصدیق کی جائے گی۔ بتایا جا رہا ہے کہ نابالغ سے قانون کے مطابق ہی پوچھ تاچھ کی گئی ہے۔ ابتدائی پوچھ تاچھ کے بعد اسے اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا گیا۔ مزید تحقیقات جاری ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ ویب سائٹ تک رسائی کس طرح حاصل کی گئی تھی۔ اس بات کی بھی تحقیقات کی جا رہی ہیں کہ کیا ملزم کے آلات سے برآمد ہونے والے ڈاٹا کے علاوہ بھی معلومات سے سمجھوتہ کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ کیا کسی تیسرے فریق نے مبینہ ڈاٹا خریدا یا اس تک رسائی حاصل کی تھی۔ اس واقعہ کے بعد اگنی ویروں سے متعلق ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی حفاظت بھی جانچ کے دائرے میں آ گئی ہے۔

'پہلے تشدد نے سینکڑوں گھر اجاڑے، اب زہریلی شراب اجاڑ رہی ہے'

منی پور میں زہریلی شراب سے اموات پر راہل کا سخت ردعمل

دہلی: ۲۱رنومبر (ایجنسی): لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے منی پور میں زہریلی شراب پینے کے باعث کئی لوگوں کی موت پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اس واقعے کو لے کر انہوں نے ریاست کی بی جے پی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اسے انتظامی لاپرواہی کا نتیجہ قرار دیا۔ اس حوالے سے انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ "منی پور میں زہریلی شراب کے باعث کئی لوگوں کی موت کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ سوگوار خاندانوں کے تئیں اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور مریضوں کی جلد صحت یابی کی امید کرتا ہوں۔" راہل گاندھی اپنی پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ "یہ حادثہ نہیں بلکہ بی جے پی حکومت کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ پہلے تشدد نے سینکڑوں گھر اجاڑ دیے، اب زہریلی شراب گھر اجاڑ رہی ہے، لیکن حکومت اب بھی سو رہی ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "قصورواروں کے خلاف فوری طور پر سخت کاروائی کی جائے اور متاثرہ خاندانوں کو بلا تاخیر مکمل مدد اور مناسب معاوضہ دیا جائے۔" ہندی نیوز پورٹل اے بی پی نیوز پر شائع رپورٹ کے مطابق منی پور کے چندیل ضلع میں مبینہ طور پر زہریلی شراب پینے کے باعث 15 افراد کی موت ہو گئی ہے جبکہ 180 سے زائد افراد کو اسپتال میں داخل کرانا پڑا ہے۔ اس واقعے کے بعد ریاستی حکومت نے صحت سے متعلق الرٹ جاری کر دیا ہے اور پورے معاملے کی جانچ کے احکامات دے دیے ہیں۔ افسران کے مطابق یہ اموات 18 سے 20 نومبر کے درمیان بنیادی طور پر چکپیکارونگ سب ڈویژن اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ہوئیں۔ متاثرین میں میتھانول پوائزننگ (زہریلی شراب کے اثرات) جیسی علامات ظاہر ہونے کے بعد سنگین مریضوں کو بہتر علاج کے لیے امپھال کے اسپتالوں میں ریفر کیا گیا ہے۔ متاثرین کو الٹی، پیٹ میں درد، چکر آنا، سر درد، دھندلا دکھائی دینا اور سانس لینے میں تکلیف جیسی سنگین شکایات تھیں۔ ان میں سے بعض مریضوں کی حالت بدستور نازک ہے اور انہیں آئی سی یو میں رکھا گیا ہے۔ پولیس کی ابتدائی جانچ میں سامنے آیا ہے کہ متاثرین نے جو شراب پی تھی، اسے پڑوسی ضلع کاکچنگ کے سگنو علاقے سے خریدا گیا تھا۔ پولیس نے یہ بھی بتایا کہ چندیل ضلع میں مقامی سطح پر روایتی شراب بنانے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ منی پور کے جیری بام ضلع انتظامیہ کی جانب سے ایک پبلک ایڈوائزری جاری کیا گیا ہے۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ مقامی طور پر تیار کردہ شراب اور مشکوک ذرائع سے آنے والے الکحل مشروبات کا استعمال نہ کیا جائے۔ انتظامیہ کی جانب سے یہ اپیل الکحل شراب پینے سے ہونے والی اموات کی خبروں کے بعد کی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں لوگوں سے صحت اور حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے احتیاط برتنے کی اپیل کی گئی ہے۔

وی ایچ پی کا فلم 'رامائن' کے خلاف احتجاج

نئی دہلی: وی ایچ پی نے فلم رامائن کے پروڈیوسروں پر راون جیسے راکشس راجہ کی شبیہ کو عظیم بنا کر پیش کرنے کی بدنیتی پر مبنی کوشش کا الزام لگاتے ہوئے سنسر بورڈ کی جانب سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے اور فلم کی نمائش پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وی ایچ پی کے جنرل سکریٹری بجرنگ لال باگڑا نے فلم رامائن کی ریلیز کے چند دن بعد الزام لگایا کہ اس میں مہارشی والمیکی کی تصنیف کردہ رزمیہ داستان سے ہٹ کر کئی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے اور من گھڑت واقعات شامل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے فلم سے کئی اہم کرداروں کو جان بوجھ کر خارج کیے جانے پر بھی سخت ناراضگی ظاہر کی۔ باگڑا نے ایک بیان میں کہا کہ یہ فلم بھگوان رام کے ایک ارب سے زیادہ ہندو عقیدت مندوں کے مذہبی جذبات سے کھلواڑ کر کے ایک سیاسی بیانیے کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان رام کے اخلاقی کردار کے لازمی حصے رہے اہلیہ کے ادھار، نشاد راج گہ سے دوستی اور کیوٹ کی عقیدت جیسے واقعات کا فلم میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

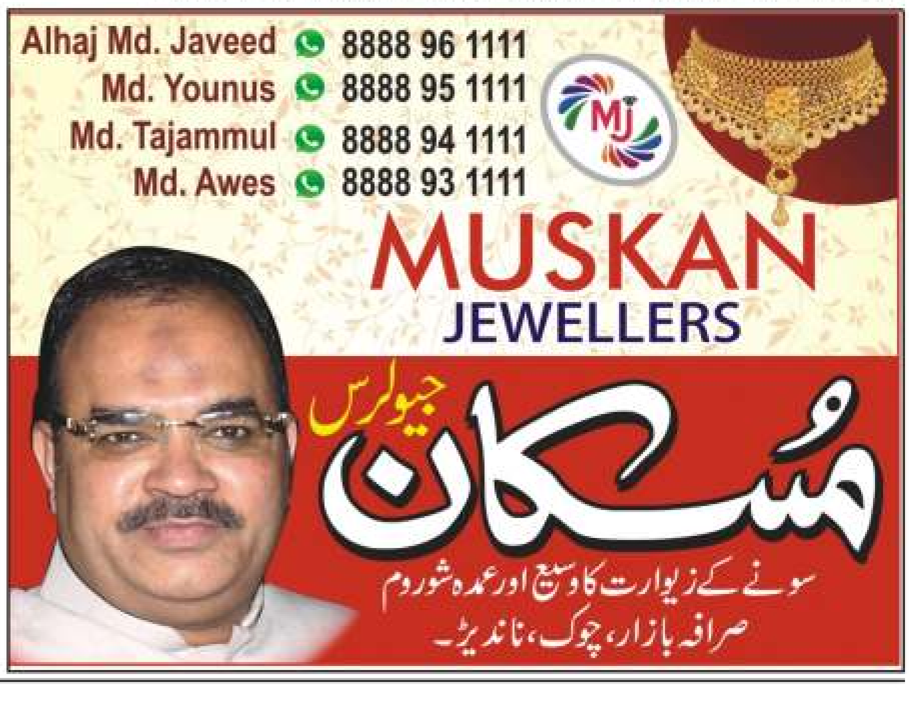

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ورقِ تازہ
22 Nov. 2026
اداریہ

بحث کا تنگ ہوتا دائرہ

پارلیمنٹ کے ۲۰۲۶ء کے مانسون اجلاس کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی ہوئے ایک سو دن پورے ہو چکے ہیں، لیکن اس کے باضابطہ اختتام کا اعلان ابھی تک نہیں کیا گیا۔ اس غیر معمولی تاخیر نے ملکی سیاست میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس معاملے کو اٹھاتے ہوئے مرکزی حکومت پر تنقید کی ہے۔ ان کا الزام ہے کہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ اب بھی لوک سبھا میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت کا انتظام کرنے میں مصروف ہیں تاکہ حد بندی سے متعلق ایک نیا آئینی ترمیمی بل منظور کرایا جا سکے۔ جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ۱۷ر اپریل ۲۰۲۶ء کو پرانا بل بھاری اکثریت سے مسترد کر دیا گیا تھا، اور اب کسی کو معلوم نہیں کہ نئے مجوزہ بل کی شکل کیا ہوگی۔ یہ سیاسی کشمکش صرف ایک اجلاس کے باضابطہ اختتام یا کسی ایک بل کی منظوری تک محدود نہیں ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہمارے ملک کی سب سے بڑی پنچایت یعنی پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں آج کل قانون سازی، سیاسی مشاورت اور سنجیدہ بحث کا عمل کس سمت جا رہا ہے۔ کسی بھی بڑے آئینی فیصلے کے لیے سیاسی جماعتوں کے درمیان کھلی بات چیت اور اعتماد سازی کو بنیادی شرط مانا جاتا ہے۔ کانگریس لیڈر کے مطابق نئی اور واضح تجاویز پر کسی بھی سیاسی پارٹی کے ساتھ منظم انداز میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی جانب سے وزیر اعظم کو چار خطوط لکھے جانے کے باوجود تمام جماعتوں کا اجلاس نہیں بلایا گیا۔ اپوزیشن حلقوں میں اس بات پر تشویش پائی جاتی ہے کہ اتنے حساس معاملے پر دیگر فریقوں کو اعتماد میں کیوں نہیں لیا جا رہا۔ حد بندی کے اس معاملے پر جے رام رمیش نے ماضی کی مثالیں بھی پیش کی ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ ۱۹۷۶ء میں اندرا گاندھی نے اور ۲۰۰۱ء میں اٹل بہاری واجپئی نے حد بندی کو پچیس پچیس سال کے لیے مؤخر کر دیا تھا۔ کانگریس کی طرف سے یہ تجویز سامنے آئی ہے کہ موجودہ حالات میں لوک سبھا کی نشستوں کی موجودہ تعداد اور ریاستوں کے لحاظ سے ان کی تقسیم کو برقرار رکھا جائے، خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن نافذ کیا جائے، اور حد بندی جیسے بڑے فیصلے کو وکست بھارت کے ہدف کے حصول تک روک دیا جائے۔ دوسری طرف، آئینی اور انتظامی نقطہ نظر سے دیکھیں تو پارلیمنٹ کا اجلاس بلانا یا اسے باضابطہ طور پر ختم کرنا حکومت کے آئینی اختیارات میں شامل ہے۔ اسی طرح مردم شماری کے بعد آبادی کے تناسب سے حلقوں کی حد بندی بھی ایک طے شدہ آئینی عمل ہے، جس کے حامیوں کا ماننا ہے کہ وقت کے ساتھ بدلتی آبادی کی درست نمائندگی کے لیے اسے اپ ڈیٹ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ تاہم، پارلیمانی جمہوریت کی مضبوط روایات یہ تقاضا کرتی ہیں کہ آئین میں بڑی تبدیلیوں کے وقت صرف عددی اکثریت کے بجائے وسیع تر سیاسی اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

اس پوری بحث کے درمیان ملک کو درپیش فوری نوعیت کے مسائل بھی توجہ مانگ رہے ہیں۔ ۱۹ر نومبر کو ایک اجلاس میں خود وزیر اعظم نے ملک کی معاشی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا۔ جے رام رمیش نے اسی بیان کا حوالہ دیتے ہوئے مؤقف اختیار کیا ہے کہ ملک کو اس وقت معاشی، سماجی، فوجی اور خارجہ پالیسی کے کئی فوری چیلنجز کا سامنا ہے، جن پر ترجیحی بنیادوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، اور حد بندی جیسے موضوع پر ٹھنڈے دماغ سے وسیع مشاورت ہونی چاہیے۔ حالیہ برسوں میں ایک اور رجحان نے سنجیدہ شہریوں کو فکر مند کر رکھا ہے، اور وہ ہے پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں بحث و مباحثے کا سمٹتا ہوا دائرہ۔ ایک وقت تھا جب ایوان کے اندر کسی بھی بل پر گھنٹوں، حتیٰ کہ دنوں تک تفصیلی بحث ہوتی تھی۔ اراکین تیاری کر کے آتے تھے، اعداد و شمار پیش کیے جاتے تھے اور اختلافِ رائے کے باوجود ایک دوسرے کی بات صبر سے سنی جاتی تھی۔ آج ایوان کی کارروائی دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے مکالمے کی وہ پرانی روایت آہستہ آہستہ دم توڑ رہی ہے۔ اس صورتحال کی ذمہ داری کسی ایک فریق پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ ایک طرف ناقدین اور اپوزیشن جماعتیں حکومت پر یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ اہم اور دور رس اثرات رکھنے والے قوانین کو پارلیمانی کمیٹیوں کے پاس بھیجے بغیر یا ایوان میں مناسب بحث کرائے بغیر جلدی میں منظور کرا لیا جاتا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ جب قانون سازی کے عمل میں جلد بازی کی جاتی ہے تو قانون میں خامیاں رہ جانے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے، جس کا خمیازہ بعد میں عام شہریوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ وہیں دوسری طرف، ایوان کے اندر اپوزیشن کے رویے اور مسلسل ہنگامہ آرائی پر بھی سنجیدہ سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ حکومتی بنچوں اور کئی غیر جانبدار مبصرین کا مؤقف ہے کہ جب اپوزیشن جماعتیں بحث میں حصہ لینے کے بجائے نعرے بازی، واک آؤٹ اور کارروائی کو بار بار ٹھپ کرنے کا راستہ اپناتی ہیں، تو اس سے ایوان کا قیمتی وقت اور عوام کے ٹیکس کا کروڑوں روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ احتجاج جمہوریت کا حق ضرور ہے، لیکن اگر احتجاج کی وجہ سے عوامی مسائل پر گفتگو کا دروازہ ہی بند ہو جائے، تو اس سے خود اپوزیشن کی آواز بھی کمزور پڑتی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کی اس کھینچا تانی میں سب سے بڑا نقصان اس عام ووٹر کا ہوتا ہے جو بڑی امیدوں کے ساتھ اپنا نمائندہ چن کر ایوان میں بھیجتا ہے۔ عام آدمی کو اس بات سے زیادہ غرض نہیں ہوتی کہ کون سی پارٹی کس پر بازی لے گئی، وہ تو یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کی مہنگائی، بچوں کی تعلیم، روزگار، کسانوں کی فصل اور صحت کی سہولیات پر ایوان میں کتنی سنجیدگی سے بات ہوئی۔ جب ایوان میں دلیل کی جگہ شور شرابہ لے لے، تو عام شہری کے اصل مسائل پس پشت چلے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ اور اسمبلیاں صرف قوانین پر مہر لگانے کے دفاتر نہیں ہیں، بلکہ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں ملک کے مختلف خطوں، زبانوں اور طبقات کی آوازیں یکجا ہوتی ہیں۔ اگر ان ایوانوں میں کھل کر بات نہیں ہوگی، تو عوام کے اندر بے چینی بڑھے گی اور لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے سڑکوں یا سوشل میڈیا کا رخ کریں گے۔ ایک مضبوط جمہوریت کے لیے ضروری ہے کہ تمام بڑے فیصلے بند کمروں یا سوشل میڈیا کے بیانات کے بجائے ایوان کے اندر کھلی بحث کے ذریعے طے پائیں۔ حد بندی کا معاملہ ہو، خواتین کا ریزرویشن ہو یا ملک کی معاشی سمت کا تعین، یہ سب ایسے موضوعات ہیں جو آنے والی نسلوں کے مستقبل سے جڑے ہیں۔ ان پر جتنی زیادہ سنجیدہ، متوازن اور کھلی بحث ہوگی، فیصلے اتنے ہی پائیدار ہوں گے۔ ایوان کا وقار اسی وقت بحال ہوگا جب سیاسی جماعتیں ایک دوسرے کو دشمن کے بجائے جمہوری عمل کا شریکِ کار سمجھیں گی اور مکالمے کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھیں گی۔

سونیا گاندھی کی کتاب اور اختلافِ رائے کا بدلتا ہندوستان

سیاسی عصبیت، فکری تنگ نظری اور اظہارِ خیال کی آزادی کا ایک اہم امتحان

افتخار احمد قادری

کانگریس پارلیمانی پارٹی کی سربراہ سونیا گاندھی کی کتاب کی اشاعت نے ہندوستان کے سیاسی، صحافتی اور فکری حلقوں میں ایک نئی بحث کو جنم دے دیا ہے۔ کسی کتاب کی مقبولیت کا پیمانہ محض اس کی فروخت کی رفتار نہیں ہوتا، بلکہ اس کے مندرجات پر اٹھنے والے سوالات، اس کے گرد تشکیل پانے والی فکری کشمکش اور مختلف طبقات کی جانب سے ظاہر کیے جانے والے ردِعمل بھی اس کی معنویت متعین کرتے ہیں۔ سونیا گاندھی کی اس تصنیف کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی منظر نامہ سامنے آ رہا ہے۔ کتاب کے منظرِ عام پر آنے کے بعد جہاں قارئین کی ایک بڑی تعداد اس کے مطالعے میں دلچسپی لے رہی ہے، وہیں سیاسی مبصرین، صحافتی حلقے اور مختلف نظریاتی وابستگی رکھنے والے افراد اس کے مندرجات پر اپنی اپنی آرا پیش کر رہے ہیں۔ کسی نے اس کا خیر مقدم کیا ہے تو کسی نے اس کے بعض مندرجات سے اختلاف کیا ہے، لیکن اس پورے معاملے میں سب سے زیادہ قابلِ غور پہلو یہ ہے کہ ایک کتاب کے ذریعے اٹھائے گئے سوالات کا جواب علمی استدلال سے دیا جا رہا ہے یا سیاسی عصبیت کے شور میں اصل موضوع کو ہی پس پشت ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ سونیا گاندھی نے اپنی اس تصنیف کے ذریعے اپنے سیاسی سفر، خاندانی تجربات اور ان حالات کو قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے جن سے ان کی زندگی مختلف ادوار میں متاثر ہوتی رہی۔ ان کے مطابق ان کے خاندان کے تعلق سے طویل عرصے تک ایسی باتیں گردش کرتی رہی ہیں جنہیں وہ حقیقت کے برعکس سمجھتی ہیں۔ ان کے نزدیک سیاسی مخالفت اور نظریاتی اختلاف کے نام پر بعض اوقات واقعات کو اس انداز میں پیش کیا گیا کہ اصل صورتِ حال پس منظر میں چلی گئی اور مفروضوں نے حقائق کی جگہ لے لی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی یادداشتوں اور تجربات کو تحریری صورت میں محفوظ کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ ان واقعات کا وہ پہلو بھی سامنے آ سکے جسے ان کے خیال میں اب تک مناسب طور پر بیان نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی سیاسی شخصیت کو اپنی زندگی کے تجربات، اپنے خاندان کے حالات اور اپنے سیاسی سفر کے بارے میں اظہارِ خیال کا حق حاصل نہیں؟ جمہوری معاشرے میں یہ حق کسی ایک جماعت، نظریے یا سیاسی خاندان تک محدود نہیں ہوتا۔ ہر شخص کو اپنے تجربات بیان کرنے، اپنے موقف کی وضاحت کرنے اور اپنے بارے میں قائم شدہ تصورات کو چیلنج کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ البتہ اس اختیار کے ساتھ یہ ذمہ داری بھی وابستہ ہے کہ بیان کردہ واقعات کی صحت، تاریخی تناظر اور واقعات کی غیر جانب دارانہ تفہیم کو ملحوظ رکھا جائے۔ اسی طرح قارئین اور ناقدین کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ تحریر کے مندرجات کا تنقیدی جائزہ لیں، اس کے دعوؤں کو پرکھیں اور جہاں ضروری سمجھیں وہاں دلیل کے ساتھ اختلاف کریں۔ سونیا گاندھی کا یہ کہنا بھی قابلِ توجہ ہے کہ وہ ابتدا میں کتاب لکھنے کے حوالے سے تذبذب کا شکار تھیں۔ ان کے مطابق ان کے بچوں راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی سمیت ایک قریبی دوست کے اصرار نے انہیں اس فیصلے کی طرف مائل کیا۔ اس تفصیل سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب کی اشاعت محض ایک ادبی سرگرمی نہیں، بلکہ اپنے ماضی کو محفوظ کرنے اور اپنی زندگی کے بعض ایسے گوشوں کو بیان کرنے کی کوشش بھی ہے جن کے بارے میں مصنفہ سمجھتی ہیں کہ عوام کو ان سے واقف ہونا چاہیے۔ کسی بھی سیاسی شخصیت کی خود نوشت یا یادداشتوں کی اہمیت اسی وقت متعین ہوتی ہے جب قارئین انہیں محض شخصی بیان سمجھ کر قبول کرنے کے بجائے تاریخی شعور اور تنقیدی بصیرت کے ساتھ پڑھیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ سیاسی شخصیات کی تحریروں کو غیر جانب دارانہ تاریخ کا مکمل متبادل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہر مصنف اپنے تجربات، اپنے زاویۂ نظر اور اپنی فکری ترجیحات کے زیرِ اثر واقعات کو بیان کرتا ہے۔ ممکن ہے ایک ہی واقعے کو دو مختلف شخصیات بالکل مختلف انداز میں پیش کریں۔ اس لیے کسی کتاب میں درج ہر بات کو حرفِ آخر سمجھ لینا بھی درست نہیں اور محض مصنف کی سیاسی وابستگی کی بنیاد پر اس کے پورے متن کو مسترد کر دینا بھی علمی دیانت کے منافی ہے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ کتاب کے مندرجات کو دستیاب تاریخی شواہد، مستند دستاویزات اور دیگر متعلقہ بیانات کی روشنی میں جانچا جائے۔ یہی وہ طریقۂ کار ہے جس سے اختلافِ رائے کو تعمیری مکالمے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ افسوس ناک صورتِ حال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی تصنیف کے مندرجات کا مطالعہ کیے بغیر اس کے خلاف فضا سازی شروع کر دی جائے۔ کسی کتاب سے اختلاف کرنا ایک بات ہے اور اس کے مطالعے سے پہلے ہی اس کے خلاف محاذ کھول دینا بالکل دوسری بات۔ علمی دنیا میں تنقید کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ پہلے موضوع کو سمجھا جائے، مصنف کے استدلال کو پڑھا جائے، اس کے پیش کردہ شواہد کا جائزہ لیا جائے اور پھر اپنی رائے قائم کی جائے۔ اس کے برعکس اگر کسی تحریر کو محض اس لیے ناقابلِ قبول قرار دے دیا جائے کہ اس کا مصنف سیاسی طور پر ہمارے پسندیدہ حلقے سے تعلق نہیں رکھتا تو یہ طرزِ فکر علمی بلوغت کے بجائے ذہنی انجماد کی علامت بن جاتا ہے۔ کتاب کی نقولات کو نقصان پہنچانے یا انہیں پھاڑنے جیسے واقعات بھی اسی ذہنی رویے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کسی کتاب کو پھاڑ دینے سے اس میں درج کسی بات کی تردید نہیں ہو جاتی، نہ ہی صفحات کو تلف کر دینے سے کسی تاریخی واقعے کی حقیقت تبدیل ہوتی ہے۔ اگر کسی مصنف نے غلط معلومات پیش کی ہیں تو ان کی اصلاح کے لیے مستند حوالوں اور مضبوط دلائل کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کہ کتاب کی بے حرمتی اور اس کے خلاف جذباتی مظاہروں کی۔ کتاب سے اختلاف رکھنے والا شخص اس کا جواب لکھ سکتا ہے، اس کے دعوؤں کو چیلنج کر سکتا ہے، اس کے مندرجات پر مباحثہ کر سکتا ہے، لیکن اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کے مطالعے کے اختیار کو بھی سلب کرنے کی کوشش کرے۔ ہندوستان کی تہذیبی تاریخ میں کتاب اور مکالمے کو ہمیشہ غیر معمولی اہمیت حاصل رہی ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، تہذیبوں، زبانوں اور نظریات کے حامل افراد نے ایک دوسرے سے اختلاف بھی کیا اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ یہی تنوع ہندوستانی معاشرت کی ایک بنیادی شناخت رہا ہے۔ اختلاف کو برداشت کرنا، مخالف موقف کو سننا اور دلیل کی بنیاد پر اس کا جواب دینا کسی بھی مہذب معاشرے کی فکری بالیدگی کا مظہر ہے۔ لیکن اگر اختلاف کو دشمنی میں تبدیل کر دیا جائے اور کسی سیاسی شخصیت کی تحریر کو اس کی جماعتی وابستگی کے ترازو میں تول کر فیصلہ صادر کر دیا جائے تو اس سے معاشرے میں مکالمے کی گنجائش محدود ہونے لگتی ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ہندوستانی سیاست میں سیاسی تقسیم اور نظریاتی کشیدگی نے کئی نئے مظاہر کو جنم دیا ہے۔ سیاسی مخالفین کے درمیان اختلافات پہلے بھی موجود تھے، حکومتوں پر تنقید بھی ہوتی تھی اور حزبِ اختلاف کے رہنما بھی اقتدار کے فیصلوں کو چیلنج کرتے تھے، لیکن جمہوری سیاست کی اصل خوب صورتی یہ تھی کہ اختلاف کے باوجود سیاسی وجود اور اظہارِ خیال کے حق کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ اب صورتِ حال کے بعض پہلو ایسے دکھائی دیتے ہیں جہاں سیاسی مخالفت کے ساتھ شخصی اور نظریاتی مخاصمت بھی شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ کسی رہنما کا بیان ہو، کسی صحافی کا تجزیہ ہو یا کسی مصنف کی کتاب، اس پر گفتگو کرنے سے پہلے ہی اس کی سیاسی شناخت کو موضوعِ بحث بنا دیا جاتا ہے۔ اس پورے منظر نامے میں ذرائع ابلاغ کے کردار کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ صحافت کا بنیادی فریضہ واقعات کی تحقیق، حقائق کی ترسیل اور عوامی شعور کی آبیاری ہے۔ ایک صحافی یا اینکر کا کام یہ نہیں کہ وہ کسی سیاسی جماعت کے موقف کو بغیر تحقیق کے عوامی حقیقت بنا کر پیش کرے۔ اگر کسی کتاب میں ایسے انکشافات یا دعوے موجود ہیں جو سیاسی اہمیت رکھتے ہیں تو صحافتی اداروں کو چاہیے کہ وہ ان کا غیر جانب دارانہ تجزیہ کریں، متعلقہ افراد کا موقف حاصل کریں اور دستیاب شواہد کی بنیاد پر ناظرین کو صورتِ حال سے آگاہ کریں۔ لیکن جب بعض ٹیلی ویژن مباحثے تحقیق کے بجائے شور و غوغا، الزام تراشی اور کردار کشی کا ذریعہ بن جائیں تو صحافت کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ کسی بھی کتاب کے بارے میں رائے قائم کرنے کا حق ہر شخص کو ہے مگر اس حق کے استعمال میں صحافتی ذمہ داری اور فکری دیانت کو فراموش نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ سونیا گاندھی کی کتاب پر ہونے والی ہر تنقید کو سیاسی تعصب قرار دینا مناسب نہیں ہوگا۔ جمہوریت میں کسی مصنف، سیاست داں یا بااثر شخصیت کو تنقید سے بالاتر نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر کتاب کے کسی حصے میں تاریخی حقائق کی صحت پر سوال اٹھتا ہے، کسی واقعے کی تعبیر پر اختلاف ہے یا کسی بیان کی تائید میں مزید شواہد درکار ہیں تو ان سوالات کا خیر مقدم ہونا چاہیے۔ تنقید کا دروازہ بند کر دینا بھی اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا کسی کتاب کو پڑھے بغیر مسترد کر دینا۔ سونیا گاندھی کی جانب سے کتاب کی تقریبِ اجرا کے موقع پر تنقید کو عوامی رائے کا حصہ تسلیم کرنے کا اظہار اسی وسیع تر جمہوری رویے کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔ ایک مصنف کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کتاب اشاعت کے بعد صرف اس کی ذاتی ملکیت نہیں رہتی، بلکہ قارئین کے مطالعے، سوالات اور تنقیدی تجزیے کا موضوع بن جاتی ہے۔

دراصل کسی کتاب کی حقیقی قدر و قیمت اس بات سے متعین نہیں ہوتی کہ اس کی تعریف کرنے والوں کی تعداد کتنی ہے یا اس کے مخالفین کتنے زیادہ ہیں۔ اس کا اصل معیار اس میں پیش کردہ مواد، تحقیق کی صحت، اسلوبِ بیان اور تاریخی و فکری اہمیت ہے۔ بعض کتابیں اپنے عہد کے سیاسی حالات کی دستاویز بن جاتی ہیں، بعض شخصی تجربات کے ذریعے تاریخ کے ان گوشوں کو روشن کرتی ہیں جو سرکاری بیانیوں یا عمومی مباحث میں جگہ نہیں بنا پاتے، جب کہ بعض تصانیف اپنے مندرجات کی وجہ سے شدید اختلافات کو جنم دیتی ہیں۔ سونیا گاندھی کی اس کتاب کو بھی اسی تناظر میں پڑھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے مندرجات سے اتفاق کرنے والوں کو بھی دلیل پیش کرنی چاہیے اور اختلاف رکھنے والوں کو بھی اپنے موقف کے لیے مستند بنیاد فراہم کرنی چاہیے۔ ہندوستانی جمہوریت کا حسن محض انتخابات، پارلیمانی کارروائیوں اور اقتدار کی تبدیلیوں میں پوشیدہ نہیں، بلکہ اس کی اصل روح آزادانہ اظہار، فکری تنوع اور اختلافِ رائے کے احترام میں مضمر ہے۔ اگر کسی سیاسی جماعت کے رہنما کو اپنی یادداشتیں قلم بند کرنے کا حق حاصل ہے تو اسی طرح دوسری جماعتوں کے رہنماؤں اور عام شہریوں کو ان پر تنقید کرنے کا حق بھی حاصل ہے۔ لیکن یہ دونوں حقوق اسی وقت بامعنی رہ سکتے ہیں جب معاشرے میں دلیل کو دشنام طرازی پر اور تحقیق کو پروپیگنڈے پر ترجیح دی جائے۔ سونیا گاندھی کی کتاب کے حوالے سے پیدا ہونے والی بحث کو محض کانگریس اور بی جے پی کے سیاسی تنازعے تک محدود کر دینا بھی اس کے وسیع تر مفہوم کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ معاملہ دراصل ہمارے اجتماعی فکری مزاج کا امتحان بھی ہے۔ کیا ہم کسی مخالف نظریے کی بات سننے کا حوصلہ رکھتے ہیں؟ کیا ہم اپنی سیاسی پسند و ناپسند سے بالاتر ہو کر کسی تحریر کا مطالعہ کر سکتے ہیں؟ کیا ہمارے اندر یہ ظرف موجود ہے کہ اپنے موقف کے خلاف پیش کیے گئے دلائل کو بھی سنجیدگی سے پرکھ سکیں؟ اگر ان سوالات کے جوابات نفی میں ہیں تو ہمیں محض ایک کتاب کے بارے میں نہیں، بلکہ اپنے جمہوری رویوں کے بارے میں بھی غور کرنا ہوگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیاسی وابستگیوں کی عینک اتار کر مطالعے اور مکالمے کی روایت کو فروغ دیا جائے۔ کسی کتاب میں درج بات غلط ہے تو اسے شواہد کے ساتھ غلط ثابت کیا جائے، کوئی دعویٰ ناقص ہے تو اس کی علمی تردید کی جائے اور کوئی واقعہ یک طرفہ انداز میں پیش کیا گیا ہے تو اس کا دوسرا رخ بھی مستند حوالوں کے ساتھ سامنے لایا جائے۔ یہی وہ راستہ ہے جو معاشرے کو فکری انتشار سے نکال کر سنجیدہ مکالمے کی طرف لے جا سکتا ہے۔ کتابوں کے صفحات پھاڑنے سے تاریخ نہیں بدلتی، البتہ دلیل کے ساتھ لکھی گئی ایک سطر بڑے سے بڑے سیاسی دعوے کو چیلنج کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہندوستان کو آج شور و غوغا سے زیادہ اسی فکری جرأت، سیاسی رواداری اور علمی دیانت کی ضرورت ہے، کیونکہ جس معاشرے میں اختلاف کرنے کا حق محفوظ نہ رہے، وہاں جمہوریت کا ظاہری ڈھانچہ تو باقی رہ سکتا ہے، مگر اس کی روح رفتہ رفتہ مضمحل ہونے لگتی ہے۔

حضرت مفتی سید صادق محی الدین فہیمؒ دکن میں اتحاد کی مضبوط آواز تھے

پروفیسر ابوزاہد شاہ سید
وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، M.A., M.Com (Osm) ،

جنوبی ہند کی ممتاز علمی و دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ کے عظیم سپوت، دکن کی نامور علمی و روحانی شخصیت، جامعہ نظامیہ کے سابق نائب مفتی اور یونائٹیڈ مسلم فورم کے سابق صدر فقیہ دوراں حضرت مفتی سید شاہ صادق محی الدین فہیمؒ (1367-1448 / 1948-2026) کی حیات مبارکہ علم و فضل، تفقہ فی الدین، تدریس و افتاء اور دینی، ملی و سماجی خدمات کا ایک روشن اور قابل تقلید نمونہ تھی۔ آپؒ کی شخصیت میں علمی متانت، فقہی بصیرت، اعتدال فکر، وسعت نظر، دینی حمیت اور اخلاص عمل جیسی صفات بدرجہ اتم جمع تھیں۔ آپؒ نے اپنی علمی و عملی زندگی کے ذریعے اس حقیقت کو نمایاں فرمایا کہ دینی علوم سے گہری وابستگی، عصری و معاشرتی تقاضوں کے ادراک اور انسانی ہمدردی کے جذبے کے ساتھ بیک وقت برقرار رکھی جا سکتی ہے۔ یہی جامعیت آپؒ کی شخصیت کو معاصر علمی و دینی حلقوں میں ممتاز اور قابل احترام بناتی ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی شخصیت کے بنیادی امتیازات میں اعتدال و توازن، تواضع و انکساری اور خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ خصوصی اہمیت رکھتے تھے۔ فکری اور مسلکی اختلافات میں آپؒ افراط و تفریط سے اجتناب کرتے، دلائل و حکمت کی روشنی میں موقف اختیار فرماتے اور اختلافی مسائل میں نزاع و کشیدگی کے بجائے افہام و تفہیم کو ترجیح دیتے تھے۔ علمی و دینی مرتبے کے باوجود سادگی، خوش اخلاقی، خندہ پیشانی اور ملنساری آپؒ کا مستقل وصف تھا۔ اسی طرح اسلامی علوم کی ترویج، شرعی مسائل میں رہنمائی اور معاشرے میں دینی و اخلاقی شعور کی بیداری کے لیے آپؒ کی جد و جہد آپ کے احساس ذمہداری کی غماز تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض شخصیات اپنے علمی کمالات، بعض اپنے منصبی وقار اور بعض اپنے اخلاق و کردار کے باعث امتیاز حاصل کرتی ہیں، لیکن حضرت مفتی صاحبؒ کی ذات ان تمام اوصاف کا حسین امتزاج تھی۔ آپؒ کے یہاں علم کے ساتھ حلم، فقاہت کے ساتھ تواضع، اصول پسندی کے ساتھ وسعت نظر اور دینی حمیت کے ساتھ انسانی ہمدردی نمایاں طور پر جلوہ گر تھی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی علمی و فقہی شخصیت کی تشکیل اور ارتقا میں جامعہ نظامیہ سے طویل وابستگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن کے سابق نائب مفتی کی حیثیت سے آپؒ نے شرعی مسائل میں رہنمائی، دینی تعلیم و تربیت اور ادارے کی مستند علمی و فقہی روایت کے تحفظ و تسلسل کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ دکن کی حنفی علمی روایت سے گہری وابستگی نے آپؒ کے فقہی مزاج کو اصولی استحکام اور تحقیقی پختگی عطا کی تھی۔ آپؒ کا طرز استدلال قرآن و سنت سے مضبوط وابستگی، مسلمہ فقہی اصولوں کی پاس داری، شرعی احکام کی حکمت و مصلحت کی رعایت اور بدلتے ہوئے حالات اور معاشرتی ضروریات کے فہم پر مبنی تھا۔ افتاء کے منصب پر فائز رہتے ہوئے آپؒ نے ہمیشہ غیر معمولی احتیاط، علمی متانت اور احساس جواب دہی کو پیش نظر رکھا اور عجلت پر مبنی آراء و فتاویٰ سے گریز فرمایا کرتے۔ آپؒ کے نزدیک فتویٰ محض کسی شرعی استفسار کا جواب یا حکم شرعی کی توضیح نہیں بلکہ ایک ایسی دینی و سماجی امانت تھا جس کے اثرات فرد کی زندگی، خاندانی نظام اور اجتماعی معاشرت پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپؒ شرعی رہنمائی کے ساتھ خاندانی استحکام، معاشرتی توازن اور اخلاقی اصلاح کے پہلوؤں کو بھی ملحوظ رکھتے تھے۔ یہی اصول پسندی، فقہی بصیرت اور احساس ذمہ داری آپؒ کے علمی و تحقیقی طرز استدلال کے نمایاں اوصاف رہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی علمی و دینی خدمات کا ایک اہم امتیاز یہ بھی تھا کہ آپؒ نے فقہی روایت کی پاس داری کو اعتدال فکر، تواضع مزاج اور معاشرتی بصیرت کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔ آپؒ کا علمی و دعوتی اسلوب نہ غیر ضروری سخت گیری کا مظہر تھا اور نہ ہی مسلمہ علمی روایت سے بے اعتنائی کا بلکہ اس میں اصول پسندی، وسعت نظر، حکمت، شائستگی اور انسانی ہمدردی کا متوازن امتزاج پایا جاتا تھا۔ آپؒ نے دینی و مسلکی تشخص پر استقامت کے ساتھ دوسروں کے عقائد و نظریات کے احترام، اختلاف رائے میں تہذیب و شائستگی اور مکالمے و باہمی نزاع و انتشار کا سبب بنانے کے بجائے اسے افہام و تفہیم، رواداری اور اجتماعی شعور کے فروغ کے ذریعے مثبت انداز میں برتنے کے قائل تھے۔ آپؒ کا یہ طرز فکر اس حقیقت کا آئینہ دار تھا کہ دینی اصولوں پر استقامت اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک و احترام ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک متوازن دینی و معاشرتی رویے کے دو اہم پہلو ہیں۔ اتحاد ملت اور بین المسالک و بین الامذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے سلسلے میں حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمات بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ یونائٹیڈ مسلم فورم کے صدر کی حیثیت سے حضرت مفتی صاحبؒ نے مختلف مکاتب فکر اور مذہبی برادریوں کے قائدین کو مشترکہ مقاصد کے لیے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور ملت اسلامیہ کو درپیش دینی، سماجی، تعلیمی اور آئینی مسائل کے حل کے لیے اجتماعی جد و جہد کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپؒ کی قیادت کا نمایاں وصف یہ تھا کہ آپؒ اختلافات کے باوجود مشترکہ دینی، ملی اور سماجی اقدار و مفادات کو مقدم رکھنے کی ترغیب دیتے اور باہمی مشاورت و تعاون کے ذریعے مسائل کے حل کی راہیں ہموار کرتے تھے۔ آپؒ نے ملت کے اجتماعی مسائل پر موثر آواز بلند کرنے کے ساتھ مختلف طبقات کے درمیان مکالمے، مفاہمت اور باہمی اعتماد کی فضا قائم کرنے کی بھی کوشش کی۔ آپؒ کی بالغ نظری، معتدل مزاجی اور مصالحت پسندانہ طرز عمل نے علماء، مشائخ، دانشوروں، طلبہ اور عوامی حلقوں میں آپؒ کے لیے خصوصی احترام پیدا کیا۔ بلاشبہ اتحاد ملت، احترام باہمی، رواداری اور اجتماعی مسائل کے حل کے لیے آپؒ کی مخلصانہ مساعی آپؒ کی دینی و ملی خدمات کا ایک قابل قدر باب ہے۔ علمی، فقہی اور ملی سرگرمیوں کے ساتھ سماجی و رفاہی میدانوں میں حضرت مفتی صاحبؒ کی وابستگیاں بھی آپؒ کی ہمہ جہت شخصیت کی عکاس ہیں۔ آپؒ تلنگانہ اسٹیٹ وقف بورڈ کی کمیٹی برائے مشاورت مصالحت از دواجی مسائل، کنفیڈریشن آف والینٹری اسوسی ایشنز (COVA) اور ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن جیسے اداروں سے بھی وابستہ رہے۔ ان اداروں کے توسط سے آپؒ کو خاندانی و ازدواجی تنازعات کے حل، عائلی زندگی کے استحکام، بین المذاہب مکالمے، سماجی ہم آہنگی اور فلاح عامہ سے متعلق سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ بالخصوص کنفیڈریشن آف والینٹری اسوسی ایشنز کے زیر اہتمام بین المذاہب مکالمے اور قیام امن سے متعلق ایک اجتماع میں آپؒ کی شرکت کا تذکرہ مئی 2012 کے دی انڈین ایکسپریس کے آن لائن شمارے میں ملتا ہے۔ ان اداروں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وابستگی اس امر کی شاہد ہے کہ آپؒ دینی رہنمائی کو محض علمی و نظری دائرے تک محدود نہیں سمجھتے تھے، بلکہ معاشرتی مسائل کے حل، مختلف طبقات کے درمیان ہم آہنگی اور انسانی فلاح کے لیے عملی جد و جہد کو بھی دینی ذمہ داری کا حصہ تصور کرتے تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے علمی و دینی مقام اور مذہبی و تہذیبی حلقوں میں آپؒ کی قدر و منزلت کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ آپؒ نے آصف جاہ ثامن، نواب میر برکت علی خان بہادر مکرم جاہ کے مشیر برائے امور مذہبی کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دی ہے۔ اس منصب کے ذریعے آپؒ نے خاندان آصفیہ کے مذہبی و روایتی امور میں رہنمائی فرمائی جو آپؒ کے علمی رسوخ، فقہی بصیرت اور دینی و تہذیبی حلقوں میں آپؒ کے اعتماد و اعتبار کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس طرح آپؒ کی خدمات کا دائرہ درس و تدریس، افتاء اور شرعی رہنمائی سے آگے بڑھ کر ملی قیادت، سماجی بہبود، بین المذاہب ہم آہنگی اور مذہبی و تہذیبی مشاورت تک پھیلا ہوا تھا۔ آپؒ نے اپنے علم، کردار، اعتدال پسند فکر اور جذبہ خدمت کے ذریعے مختلف علمی، دینی اور سماجی حلقوں میں ایک موثر اور باوقار کردار ادا کیا۔ الغرض، فقیہ دوراں حضرت مفتی سید صادق محی الدین فہیمؒ کی زندگی علم و عمل کی یکجائی، فقہی بصیرت، اعتدال و رواداری، تواضع و انکساری اور خدمت خلق کے جذبے کا ایک روشن استعارہ تھی۔ آپؒ نے اپنی علمی و عملی زندگی سے یہ پیغام دیا کہ حقیقی دینی قیادت محض علمی منصب یا فقہی مہارت کا نام نہیں، بلکہ اس کے لیے اخلاقی بلندی، وسعت قلب، معاشرتی شعور، اختلاف کے آداب اور ملت کے اجتماعی مفاد کے لیے بے لوث جد و جہد بھی ضروری ہے۔ آپؒ کی شخصیت اور خدمات بالخصوص نئی نسل کے علماء و اہل علم کے لیے اس اعتبار سے قابل تقلید ہیں کہ علم و فقاہت کو اعتدال، حکمت، اخلاق اور اتحاد ملت کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحبؒ کی دینی، علمی، ملی اور سماجی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آپؒ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں قرآن اور صاحب قرآن حضرت محمد مصطفیٰؐ کی تعلیمات و اسوہ حسنہ کے حقیقی مزاج کو سمجھنے، اسے اپنی زندگی میں اپنانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین، طٰہٰ و یٰسینؐ۔

اعتماد کیا ہے

حسنین، جامعہ دار الہدیٰ کرناٹک سینٹر

اعتماد کیا ہے؟ اعتماد بھروسہ کرنے کا نام ہے اعتماد بھی ایک ایسی طاقت ہے جو ایک ہندے کو دوسرے ہندے سے جوڑے رکھتی ہے اور دونوں آپس میں اتنی گہری دوستی بن جاتی ہے جسے توڑنا ناممکن ہوتا ہے اور ہمارے نبی صلی علیہ وسلم: ایک حدیث میں کہا ہے کہ دھوکے باز ہم میں سے نہیں ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دھوکہ دینا بہت بڑا گناہ ہے اور اگر ہم صفحات کو پلٹ کر نظر ثانی کریں گے تو ہم واضح طور پر جان جائنگے کے قدیم دور میں تجار اپنے خرید و فروخت بھروسہ کے ساتھ کرتے اور ایک دوسرے پر اعتماد کرتے تھے ایک قائد اپنے سپاہی پر بھروسہ کرتا ہوا نظر آیے گا ایک خلیفہ اپنے عوام پر بھروسہ کرتا ہوا نظر آیے گا ایک مال دار قرض دار پر بھروسہ کرتا ہوا نظر آیے گا ہمارے پیارے نبی محمد صلی علیہ وسلم اپنے امتی پر بھروسہ کرتے ہوے دکھائی دینگے کبھی اپنے تاریخ کے اوراق کو دوبارہ پلٹ دیکھتا ہوں تو تو مجھے واضح طور پر دیکھتا ہے کہ موجودہ دور میں ایک شخص دوسرے شخص پر بھروسہ نہیں کرتا ہے اور ایک تاجر اپنے خریدار پر بھروسہ نہیں کرتا ہے ایک دوست اپنے دوست پر بھروسہ نہیں کرتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ ہم سب مل کے ایک دوسرے پہ بھروسہ کرنگے اور آج کے بعد ہم سب پر اعتماد کرنا سکھینے گے اور ہم اللہ پر توکل کریں گے انشاء اللہ

چین سے منسلک ہزاروں اکاؤنٹس تائیوان انتخابات پر اثر انداز ہونے کیلئے کوشاں

تائی پے۔ 21ر نومبر۔ ایم این این۔ تائیوان نے میٹا کو تقریباً 2700 سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر گہری تشویش ظاہر کی ہے جو کہ بظاہر چینی انفارمیشن وارفیئر مہم کا حصہ ہیں جو اگلے ہفتے کو ہونے والے انتخابات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالیہ ہفتوں میں، تائیوان کے حکام نے تھریڈز پر اکاؤنٹس کی نشاندہی کی، جو تائیوان میں مشہور ٹیکسٹ پر مبنی میٹا پلیٹ فارم ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، اکاؤنٹس، جن میں سے تقریباً سبھی پچھلے چار مہینوں میں کھولے گئے تھے، بظاہر پچوں میں بنائے گئے تھے اور زیادہ تر کی شناخت چینی کے طور پر کی گئی تھی۔ میئرز اور کاؤنٹی چیفس کے لیے 28 نومبر کو ہونے والے انتخابات صدر لائی چنگ ٹے کی ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی کے لیے حمایت کا ایک اہم بیرومیٹر ہیں- جسے چین ایک ''علیحدگی پسند'' قوت کہتا ہے اور اس کے ساتھ مشغول ہونے سے انکار کرتا ہے۔ تائیوان کے حکام نے تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بیجنگ، جو تائیوان کو اپنا علاقہ قرار دینے کا دعویٰ کرتا ہے، انتخابات سے قبل ووٹروں کو متاثر کرنے کے لیے آن لائن کوششیں تیز کر رہا ہے۔ تائی پے نے بیجنگ کی خودمختاری کے دعوؤں کو مسترد کر دیا۔ میٹا کے ایک ترجمان نے کہا کہ کمپنی، جو کہ فیس بک اور انسٹاگرام کی بھی مالک ہے، نے تائیوان کی حکومت کے جھنڈے والے اکاؤنٹس کو ہٹا دیا ہے، جن میں سے بہت سے اس کے سسٹمز پہلے ہی غیر فعال کر چکے ہیں۔

بھیونڈی میں ٹی بی کا بڑھتا خطرہ، 2839 مریضوں کا علاج جاری

بھیونڈی :۲۱/نومبر (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں ٹی بی (تپ دق) کے بڑھتے ہوئے معاملات نے محکمہ صحت کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ شہر میں اس وقت ٹی بی کے 2839 فعال مریض درج کیے گئے ہیں، جن میں 1603 خواتین اور 1236 مرد شامل ہیں۔ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ ان مریضوں میں 14 سال تک کی عمر کے 230 بچے بھی ٹی بی سے متاثر ہیں۔ مریضوں کی بروقت شناخت اور علاج کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ صحت نے جانچ مہم تیز کر دی ہے اور گھر گھر جا کر مریضوں کی تلاش کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹی بی شعبے کی انچارج ڈاکٹر بشریٰ سید نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بیماری کی علامات کو نہ چھپائیں اور نہ ہی انہیں نظرانداز کریں۔ علامات ظاہر ہونے پر فوری طور پر قریبی صحت مرکز پہنچ کر طبی جانچ کروائیں۔ انہوں نے صحت کارکنان کو ہدایت دی ہے کہ جانچ کروانے سے ہچکچانے والے مریضوں کی کونسلنگ کریں اور انہیں باقاعدگی سے دوائیں لینے کے لیے ترغیب دیں۔ ضلع سطح پر ڈاکٹر فاریو کے کوآرڈینیٹر سید محمد سعد نے کہا کہ ٹی بی کے تعلق سے سماجی جھجک اور بدنامی کے خوف سے کئی مریض بروقت اپنی جانچ نہیں کرواتے۔ خاص طور پر خواتین میں یہ مسئلہ زیادہ دیکھنے کو ملتا ہے، جس کی وجہ سے بیماری کی شناخت اور علاج میں تاخیر ہوتی ہے۔ دوسری جانب ڈاکٹر سید نے ٹی بی مریضوں کی مدد اور علاج کی مہم کو مزید مضبوط بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ لوگوں سے نکشے متر بن کر آگے آنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے اس مہم میں میونسپل کارپوریٹروں سے بھی تعاون طلب کیا ہے۔ محکمہ صحت نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بروقت جانچ اور علاج کے لیے محکمہ صحت یا ڈاکٹر فاریو کے صحت کارکنان سے رابطہ کریں۔ صحت حکام کا کہنا ہے کہ بروقت تشخیص، علاج کے دوران دواؤں کا باقاعدہ استعمال اور عوامی تعاون کے ذریعے بھیونڈی کو ٹی بی سے پاک بنانے کی سمت مؤثر اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

سینٹ پالز نیشنل میڈیا ایوارڈز میں اردو صحافی عبدالحلیم منصور کو اعزاز

ہندوستانی زبانوں کی صحافت میں نمایاں خدمات کا اعتراف

بنگلورو: (محمد یوسف رحیم بیدری) سینئر اردو صحافی اور اردو نیوز پورٹل حقیقت ٹائمز کے ایڈیٹر اِن چیف عبدالحلیم منصور کو ہندوستانی زبانوں کی صحافت میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں سینٹ پالز نیشنل میڈیا ایوارڈز 2026 کے تحت ”ایکسلنس اِن انڈین لینگویج جرنلزم ایوارڈ“ سے نوازا گیا۔ بنگلورو کے سینٹ پالز کالج کے آڈیٹوریم میں جمعہ کے روز منعقدہ اس باوقار تقریب میں سینٹ پالز کالج کے صدر ریورنڈ فادر ڈاکٹر جوزف ٹی سی، بنگلورو نارتھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر بی کے روی، کرناٹک میڈیا اکیڈمی کی صدر محترمہ عائشہ خانم اور کرناٹک اسٹیٹ ریزرو پولیس کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس و کمانڈنٹ حمزہ حسین نے صحافت، میڈیا تعلیم، ابلاغ عامہ اور میڈیا انڈسٹری کے مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات اور اداروں کو اعزازات پیش کیے ۔ اس تقریب کا اہتمام سینٹ پالز کالج نے حکومت کرناٹک کی کرناٹک میڈیا اکیڈمی کے ادارہ جاتی اشتراک سے کیا تھا۔ عبدالحلیم منصور کو یہ اعزاز ہندوستانی زبانوں کی صحافت، بالخصوص حقیقت ٹائمز میں ان کی ادارتی قیادت اور صحافتی خدمات کے اعتراف میں پیش کیا گیا۔ وہ حقیقت ٹائمز اردو نیوز پورٹل کے ایڈیٹر اِن چیف کی حیثیت سے صحافتی و ادارتی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔ اس سے قبل وہ روزنامہ سیاست کے بنگلورو ایڈیشن میں چیف رپورٹر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان کی صحافتی سرگرمیوں میں علاقائی مسائل، عوامی مفادات، سماجی و سیاسی معاملات اور مختلف طبقات سے متعلق اہم موضوعات کو اجاگر کرنے کے ساتھ اردو اور ہندوستانی زبانوں کی صحافت کے ذریعے عوامی آواز کو مؤثر انداز میں پیش کرنا شامل ہے۔ تقریب میں اس بات کا بھی اعتراف کیا گیا کہ علاقائی نقطۂ نظر کو اجاگر کرنے، سماج کے مختلف طبقات کی آواز کو مؤثر پلیٹ فارم فراہم کرنے اور عوامی مباحث میں زبان کی صحافت کے کردار کو مستحکم بنانے کے لیے ان کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ سینٹ پالز نیشنل میڈیا ایوارڈز 2026 کے تحت میڈیا کے شعبے میں تاحیات نمایاں خدمات کے اعتراف میں ایچ ایس بلرام کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ پیش کیا گیا۔ صحافت کی تعلیم میں نمایاں خدمات کے لیے پروفیسر کانچن کور، کھیلوں کی صحافت میں جوزف ہوور، ثقافتی کہانیوں اور ٹیلی ویژن صحافت میں نارائن سوامی اور تعلقات عامہ و ادارہ جاتی ابلاغ میں ڈاکٹر مہیش گوڑا کو اعزاز سے نوازا گیا۔ دیگر ایوارڈ یافتگان میں نشریاتی صحافت کے لیے وجے گروور، ریڈیو ابلاغ کے لیے کانسپٹا فرنانڈیز، پرنٹ صحافت کے لیے منی تیجسوی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا صحافت کے لیے روہنی سوامی، کنڑ انٹرنیٹ صحافت کے لیے ڈاکٹر بھاسکر ہیگڑے، فوٹو جرنلزم کے لیے ویرامنی اور پرنٹ میڈیا میں تحقیقاتی صحافت کے لیے بھارت جوشی شامل ہیں۔ ہندوستانی زبانوں کی صحافت کے زمرے میں عبدالحلیم منصور کو ایوارڈ پیش کیا گیا۔ اس طرح ایوارڈز کے مختلف زمروں میں پرنٹ میڈیا، نشریاتی صحافت، کھیلوں کی رپورٹنگ، فوٹو جرنلزم، ٹیلی ویژن، ریڈیو، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا، تحقیقاتی صحافت اور ہندوستانی زبانوں کی صحافت میں نمایاں خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اس موقع پر صحافت کے روایتی ذرائع کے ساتھ بدلتے ہوئے ڈیجیٹل میڈیا کے منظرنامے اور عوامی ابلاغ میں مختلف زبانوں کے کردار کو بھی اہمیت دی گئی۔ ادارہ جاتی ایوارڈز کے زمرے میں سماجی اثرات پر مبنی بیداری مہمات میں نمایاں کارکردگی کے لیے بی پاک (B.PAC) کو اعزاز سے نوازا گیا، جبکہ آن لائن نیوز پلیٹ فارم کے شعبے میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں بنگلورو پوسٹ کو ایوارڈ پیش کیا گیا۔ ان اعزازات کے ذریعے سماجی بیداری، عوامی معلومات کی فراہمی اور ڈیجیٹل صحافت کے فروغ میں اداروں کے کردار کو تسلیم کیا گیا۔ اس موقع پر سینٹ پالز کالج کے صدر ریورنڈ فادر ڈاکٹر جوزف ٹی سی، بنگلورو نارتھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر بی کے روی، کرناٹک میڈیا اکیڈمی کی چیرمین محترمہ عائشہ خانم اور کرناٹک اسٹیٹ ریزرو پولیس کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس و کمانڈنٹ حمزہ حسین مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ سینٹ پالز کالج کے پرنسپل ریورنڈ فادر ڈاکٹر تھامس ایم جے بھی تقریب میں موجود تھے۔ تقریب کے کنوینر ڈاکٹر پرشانت وی، صدر شعبۂ صحافت و ماس کمیونیکیشن اور ایسوسی ایٹ پروفیسر نے اس پروگرام کی منصوبہ بندی، تنظیم اور رابطہ کاری میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کی نگرانی میں منعقدہ اس پروگرام کے ذریعے صحافت کے مختلف شعبوں سے وابستہ پیشہ ور افراد، میڈیا اداروں اور تعلیمی شعبے کے درمیان روابط کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی۔ واضح رہے کہ سینٹ پالز کالج اپنے 112 سالہ تعلیمی، سماجی اور خدماتی سفر (1914–2026) کا جشن منا رہا ہے۔ اسی مناسبت سے سینٹ پالز نیشنل میڈیا ایوارڈز 2026 کا انعقاد خصوصی اہمیت کا حامل رہا۔ کالج کی جانب سے اس پروگرام کے ذریعے صحافتی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور خدمات کا اعتراف کرنے، ذمہ دارانہ صحافت کو فروغ دینے اور بدلتے ہوئے میڈیا ماحول میں اعتبار، صحافتی اخلاقیات، جدت طرازی اور عوامی خدمت کی اقدار کو مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ کالج انتظامیہ کے مطابق صحافت اور ابلاغ عامہ معاشرے کو باخبر رکھنے، عوامی شعور بیدار کرنے اور سماجی و فکری مباحث کو آگے بڑھانے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لیے مختلف ذرائع ابلاغ، زبانوں اور شعبوں سے وابستہ شخصیات اور اداروں کی خدمات کو ایک مشترکہ قومی پلیٹ فارم پر تسلیم کرنے کی یہ کوشش کی گئی۔ سینٹ پالز کالج کے 112 سالہ سفر میں یہ تقریب ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، جس نے میڈیا تعلیم اور عملی صحافت کے درمیان بامعنی روابط کو فروغ دینے اور صحافتی خدمات کی حوصلہ افزائی کے ادارے کے عزم کو نمایاں کیا۔

مجوزہ یکساں سول کوڈ کے خلاف جمعیۃ علماء ہند رتناگری اور ضلع کی مسلم تنظیموں کا مضبوط موقف

پالک منتری اُدے سامنت کو دو اہم میمورنڈم پیش

رتناگری: 21 نومبر (پریس ریلیز) مہاراشٹر میں مجوزہ یکساں سول کوڈ (UCC) کے نفاذ کے خلاف جمعیۃ علماء ضلع رتناگری اور ضلع کی مختلف مسلم تنظیموں کے مشترکہ وفد نے آج ریاستی وزیر برائے صنعت و مراٹھی زبان اور رتناگری کے پالک منتری جناب اُدے سامنت سے ملاقات کر کے یکساں سول کوڈ کے خلاف ایک تفصیلی میمورنڈم پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی ضلع کے مسلمانوں اور دیگر اقلیتی طبقات کی تعلیمی، معاشی اور سماجی ترقی کے لیے خصوصی ترقیاتی ایکشن پلان کا مطالبہ کرتے ہوئے دوسرا میمورنڈم بھی پیش کیا گیا۔ یہ ملاقات رتناگری کلکٹر آفس میں منعقد ہوئی، جس میں ضلع کلکٹر بھی موجود تھے اور انہیں دونوں میمورنڈم کی نقول بھی پیش کی گئیں، یہ کارروائی جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر انجام دی گئی۔ وفد کی جانب سے مفتی توفیق منصور صاحب، سہیل مقادم صاحب اور حسین موسیٰ صاحب نے ترجمانی کی۔ انہوں نے مجوزہ یکساں سول کوڈ کے حوالے سے مسلمانوں کے آئینی، مذہبی اور قانونی تحفظات پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ معاملہ محض کسی ایک طبقے کا نہیں، بلکہ ملک کے آئینی ڈھانچے، مذہبی آزادی اور کثرت میں وحدت کی بنیادی روح سے متعلق ہے۔ یکساں سول کوڈ کے خلاف پیش کردہ میمورنڈم میں دستورِ ہند کی دفعات 14، 25، 26 اور 29 کے تحت حاصل بنیادی حقوق اور مذہبی آزادی کا حوالہ دیتے ہوئے مجوزہ قانون پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں 21 ویں لاء کمیشن آف انڈیا کی 2018ء کی مشاورتی رپورٹ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ موجودہ حالات میں یکساں سول کوڈ نہ ضروری ہے اور نہ ہی مطلوب۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ناگپور کے سرمائی اجلاس میں UCC بل پیش نہ کیا جائے، مسلم پرسنل لاء کو درج فہرست قبائل کی طرز پر مناسب استثنیٰ اور آئینی تحفظ دیا جائے، ریاستی UCC کمیٹی میں مسلم نمائندوں کو شامل کیا جائے اور کسی بھی قانون سازی سے قبل تمام طبقات سے جامع اور بامعنی مشاورت کی جائے۔ پالک منتری جناب اُدے سامنت نے وفد کا موقف پوری توجہ سے سنا۔ UCC کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو قانونی طریقے سے حل کیا جانا چاہیے، کیونکہ ابھی تک اس کا ڈرافٹ بھی تیار نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ اطلاعات اور غلط فہمیاں پھیلانے سے گریز کی اپیل کی۔ ساتھ ہی پیشکش کی کہ اگر وفد چاہے تو وہ وزیر اعلیٰ یا کسی سینئر وزیر سے ملاقات کا انتظام کرنے میں تعاون کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اتوار، 22 نومبر کو کوکن بھون میں اسی موضوع پر ایک میٹنگ منعقد ہوگی، جس میں کلکٹر آفس کے ذریعے ویڈیو کانفرنسنگ (VC) سے بھی شرکت کی جا سکتی ہے، اور وفد سے اپیل کی کہ وہ وہاں اپنا موقف پیش کرے۔ اقلیتی ترقی کے لیے پیش کردہ دوسرے میمورنڈم میں وزیر اعظم کے 15 نکاتی اقلیتی فلاحی پروگرام کے تحت ضلع رتناگری کے مسلمانوں اور دیگر اقلیتی طبقات کی ترقی کے لیے 23 نکات پر مشتمل خصوصی ایکشن پلان کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں تعلیم و اسکالرشپ، اعلیٰ تعلیم اور مسابقتی امتحانات کی رہنمائی، نوجوانوں کے لیے ہنرمندی اور روزگار، خود روزگار کے لیے مالی معاونت، خواتین کی معاشی خودمختاری، صحت کی سہولیات اور اقلیتی آبادی والے علاقوں میں پینے کے پانی، سڑکوں، صفائی اور اسٹریٹ لائٹس جیسی بنیادی سہولیات کی فراہمی کو ترجیح دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ نیز ضلعی اقلیتی ترقیاتی کمیٹی کے قیام اور مطالبات پر مقررہ مدت میں عملی کارروائی کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ اس موقع پر مفتی توفیق منصور، مولانا فہیم ماپاری، سہیل مقادم، الطاف بُڈئے، حسین موسیٰ، موسیٰ قاضی، ادریس فضلانی، فیاض مقادم، حافظ صائم قاضی، مشتاق ٹیمکر، زمرد اجی، مبین مالگنڈکر اور شکیل مجگاؤنکر سمیت دیگر ذمہ داران موجود تھے۔ رتناگری، لانجا، سنگمیشور، چپلون اور ضلع کے دیگر تعلقوں کی مسلم تنظیموں کے ذمہ داران نے بھی دونوں میمورنڈم پر دستخط کر کے ان کی تائید اور مشترکہ مطالبات کی حمایت کا اظہار کیا۔

بین الاقوامی ہاکی میں جلگاؤں کا پرچم بلند کرنے والی ہمالی بورولے اور ممتا پرجاپت کا اعزاز

جلگاؤں :۲۱/نومبر (عقیل خان بیاولی): کھیل کے بین الاقوامی اور قومی مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر جلگاؤں ضلع کا نام روشن کرنے والی ہاکی کھلاڑی ہمالی ولاس بورولے اور ممتا جگدیش پرجاپت کے ساتھ انڈر 15 فٹ بال ٹیم کے لیے منتخب ہونے والے شوریہ چودھری کی خصوصی پذیرائی کی گئی۔ جلگاؤں ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن اور ہاکی جلگاؤں کے اشتراک سے منعقدہ اس اعزازی تقریب میں جلگاؤں اسپورٹس فیڈریشن کے صدر اور چوپڑا حلقہ اسمبلی کے رکن اسمبلی پروفیسر چندرکانت سونونے نے تینوں کھلاڑیوں کو کھیلوں کا ساز و سامان پیش کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ملائیشیا میں منعقدہ بین الاقوامی انڈور ہاکی ٹورنامنٹ میں شرکت کر کے عالمی سطح پر اپنی کھیل صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے والی ہمالی بورولے اور ممتا پرجاپت کی کامیابی کو ضلع کے کھیل حلقوں کے لیے قابل فخر قرار دیا گیا۔ رکن اسمبلی پروفیسر سونونے نے دونوں کھلاڑیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپیل کی کہ وہ بین الاقوامی مقابلوں سے حاصل ہونے والے اپنے تجربات کو ضلع کی ابھرتی ہوئی خواتین ہاکی کھلاڑیوں تک منتقل کریں۔ انہیں کھیل کی تکنیک، مہارت اور مقابلہ جاتی تیاری کے حوالے سے رہنمائی فراہم کریں اور زیادہ سے زیادہ لڑکیوں کو کھیلوں کے میدان میں آگے آنے کے لیے راغب کریں۔ اسی موقع پر انڈر 15 فٹ بال ٹیم کے لیے منتخب ہونے والے شوریہ چودھری کی کامیابی کو بھی سراہا گیا۔ پروفیسر سونونے نے ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ باصلاحیت کھلاڑیوں کو معیاری تربیت، مناسب کھیل سہولیات اور مسلسل حوصلہ افزائی میسر آئے تو وہ کھیل کے قومی و بین الاقوامی میدان میں نمایاں مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر فاروق شیخ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلگاؤں ضلع میں کھیلوں کی صلاحیتوں اور ہنرمند کھلاڑیوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں مناسب پلیٹ فارم، معیاری کوچنگ، مسلسل مشق اور تجربہ کار کھلاڑیوں کی رہنمائی فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمالی بورولے اور ممتا پرجاپت جیسی کھلاڑی نئی نسل کی لڑکیوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اگر انہیں مناسب مواقع اور حوصلہ افزائی حاصل ہو تو ضلع کی خواتین کھلاڑی مستقبل میں قومی و بین الاقوامی مقابلوں میں ملک کی نمائندگی کر کے نمایاں کامیابیاں حاصل کر سکتی ہیں۔ تقریب میں جلگاؤں ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن اور ہاکی جلگاؤں کے سیکریٹری فاروق شیخ، پروفیسر ڈاکٹر انیتا کولہے، فٹ بال ایسوسی ایشن کے کوچ توصیف خان اور پوڈار انٹرنیشنل اسکول کے کوچ کارتک موجود تھے۔ تینوں کھلاڑیوں کی یہ کامیابی محض انفرادی اعزاز نہیں بلکہ جلگاؤں ضلع میں کھیلوں کے فروغ، خواتین کی کھیلوں میں بڑھتی ہوئی شمولیت اور نئی نسل میں کھیلوں کا شوق پیدا کرنے کے حوالے سے بھی ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔ ان کھلاڑیوں کی کامیابی نے ضلع کے کھیل حلقوں میں نیا جوش و ولولہ پیدا کیا ہے اور نوجوان کھلاڑیوں کے لیے آگے بڑھنے کی ایک روشن مثال قائم کی ہے۔

اسکوٹی اور ٹیمپو کی ٹکر، دو خواتین شدید زخمی

بھیونڈی:۲۱/نومبر (شارف انصاری): کلیان-بھیونڈی شاہراہ پر ویتال پاڑہ علاقے میں ایک تیز رفتار چھ پہیوں والے ٹیمپو نے پیچھے سے اسکوٹی کو زوردار ٹکر مار دی۔ اس حادثے میں اسکوٹی پر سوار دو بہنیں شدید زخمی ہوگئیں۔ حادثے کے بعد ٹیمپو ڈرائیور زخمیوں کی مدد کرنے کے بجائے موقع سے فرار ہوگیا۔ شانتی نگر پولیس نے نامعلوم ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کر کے اس کی تلاش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق کلیان مغرب کے وائلے نگر کی رہائشی رومین نلیش پاٹل (29) 20 نومبر کی شام اپنی چھوٹی بہن ماہک اقبال شیخ کے ساتھ اسکوٹی (05 E SMH 0261) پر بھیونڈی جا رہی تھیں۔ انہیں اپنی بہن روسنا سلام شیخ کے گھر سے اپنی بیٹی کو لانا تھا۔ رات تقریباً 8 بج کر 15 منٹ پر جب وہ کلیان-بھیونڈی شاہراہ پر ویتال پاڑہ کے قریب پہنچیں، اسی دوران پیچھے سے آنے والے چھ پہیوں کے ٹیمپو (MH DK 857004) نے ان کی اسکوٹی کو زوردار ٹکر مار دی۔ ٹکر لگتے ہی دونوں بہنیں سڑک پر گر پڑیں۔ حادثے میں ماہک کے دائیں گھٹنے اور ہاتھ کی ہتھیلی پر شدید چوٹیں آئیں، جبکہ رومین کے بائیں پیر میں شدید چوٹ لگی اور سینے پر بھی اندرونی چوٹ آئی۔ الزام ہے کہ ٹیمپو ڈرائیور لاپروائی سے گاڑی چلاتے ہوئے حادثے کے بعد کسی کو اطلاع دیے بغیر موقع سے فرار ہوگیا۔ زخمی خاتون کی شکایت پر شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں نامعلوم ٹیمپو ڈرائیور کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 281، 125 (اے)، 125 (بی) اور موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعات 184، 134 (اے) اور 134 (بی) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش پولیس حوالدار چندرکانت کولیکر کر رہے ہیں۔

جئے سنگھ رہبر کمیٹی، سندھ کی تقسیم کے خلاف اپنے احتجاجی منصوبے پر قائم

حیدرآباد۔ 21/نومبر۔ ایم این این: جئے سندھ رہبر کمیٹی سندھ کی تقسیم کے خلاف 22 نومبر کو کراچی میں احتجاج کرے گی۔ کمیٹی اپنے منصوبے پر بدستور قائم ہے کیونکہ جمعہ کے روز صوبائی حکومت کا وفد انہیں اپنا مظاہرہ ملتوی کرنے پر قائل کرنے میں ناکام رہا۔ اس سلسلے میں، پاکستان پیپلز پارٹی سندھ کے صدر نثار احمد کھوڑو اور صوبائی وزراء ضیاء الحسن لنجار اور سید ناصر حسین شاہ نے جمعہ کو کراچی میں کمیٹی کے رہنماؤں ریاض علی چانڈیو، نیاز کالانی اور دیگر کے ساتھ ملاقات کی۔ جے ایس آر سی کے رہنماؤں کے ساتھ ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نثار احمد کھوڑو نے کہا، ”ہم نے کمیٹی کو اپنے (سیکیورٹی سے متعلق) خدشات سے آگاہ کر دیا ہے، لیکن ہم انہیں زبردستی روکنا نہیں چاہتے۔“ انہوں نے تسلیم کیا کہ حیدرآباد، نواب شاہ اور لاڑکانہ میں کمیٹی کے حالیہ احتجاج پرامن رہے تھے۔ تاہم، کھوڑو نے کہا کہ کراچی میں سیکیورٹی کے معاملات مختلف اور حساس نوعیت کے ہیں، جہاں کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش آسکتا ہے یا کروایا جاسکتا ہے۔ ”ہم یہاں اپنے خدشات کا اظہار کرنے اور احتجاج ملتوی کرنے کی درخواست لے کر آئے تھے۔“ ان کے مطابق کمیٹی کے رہنما صوبائی حکومت کی جانب سے طے کردہ معیاری آپریٹنگ پروسیجرز اور مقررہ راستے کی پاسداری کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ 22 نومبر کا احتجاج پرامن طریقے سے منعقد ہوگا۔

کپڑا تاجر سے لاکھوں روپے کی دھوکہ دہی، دو افراد کے خلاف مقدمہ درج

بھیونڈی :۲۱/نومبر (شارف انصاری):- بھیونڈی کے ناگاؤں علاقے میں کپڑا صنعت سے وابستہ ایک تاجر کے ساتھ لاکھوں روپے کی دھوکہ دہی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ دو افراد نے مبینہ سازش کے تحت کپڑا تیار کرنے کے لیے خام مال بنانے والی فیکٹری سے تقریباً 29 لاکھ 81 ہزار روپے کا مال خریدا، لیکن پوری رقم ادا نہیں کی۔ بقایا 13 لاکھ 89 ہزار 319 روپے طلب کرنے پر ملزمین مبینہ طور پر مسلسل ادائیگی کے جھوٹے وعدے کرتے رہے۔ پولیس کے مطابق شکایت کنندہ اشراق احمد مختار احمد مرزا (72)، ساکن ملت نگر، بھیونڈی کا ناگاؤں کے حیات کمپاؤنڈ میں خام مال تیار کرنے کا کارخانہ ہے۔ الزام ہے کہ 27 ستمبر 2022 سے 31 اکتوبر 2022 کے درمیان سمیت عرف سریش لالوانی اور انیل مچانی نے آپسی سازش کے تحت ان سے مجموعی طور پر 29 لاکھ 81 ہزار 72 روپے کا مال خریدا۔ اس کے عوض ملزمین نے شکایت کنندہ کو 15 لاکھ 91 ہزار 753 روپے ادا کیے، جبکہ باقی 13 لاکھ 89 ہزار 319 روپے اب تک ادا نہیں کیے گئے۔ شکایت کنندہ کی جانب سے کئی مرتبہ بقایا رقم کا مطالبہ کرنے کے باوجود ملزمین ٹال مٹول کرتے رہے۔ آخرکار پریشان ہو کر تاجر نے شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے دونوں ملزمین کے خلاف بھارتیہ تعزیرات ہند کی دفعہ 420 اور 34 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ فی الحال دونوں ملزمین گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

بچوں کی دینی واخلاقی تربیت کیلئے جدید سائنسی نصاب وقت کی اہم ضرورت: ڈاکٹر آصف ندوی

حیدرآباد :۲۱/نومبر (راست) ڈاکٹر مولانا آصف ندوی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے عملی تربیت اور اسلامی تعلیمات کے ذریعے ایک صالح معاشرہ تشکیل دیا۔ آج بھی معاشرے کی اصلاح کے لیے اسی طرزِ تربیت کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تنظیم اصلاحِ معاشرہ نے بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے جدید سائنسی نصاب تیار کیا ہے، جس میں ادب و اخلاق، والدین کی خدمت، سنتِ نبویؐ کے مطابق زندگی گزارنے اور سات سال کی عمر سے نماز کی پابندی کی تربیت شامل ہے۔ وہ مسجدِ اقراء، راہول کالونی، ٹولی چوکی میں منعقدہ ہفتہ واری اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے تمام مکاتبِ فکر کی تنظیموں، مدارس اور تعلیمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ اس نصاب کو اپنے تربیتی نظام میں شامل کریں اور اصلاحِ معاشرہ کی کوششوں میں تعاون کریں۔ محمد نعیم الدین نے کہا کہ شہروں، اضلاع اور دیہی علاقوں کے محلوں میں اخلاقی تربیتی عربی ٹیوشن سنٹرس قائم کیے جائیں، جہاں بچوں کو دینی تعلیم، اردو زبان، والدین کی خدمت، نماز کی پابندی اور سنتِ نبویؐ کے مطابق زندگی گزارنے کی تربیت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ دس سے بیس بچوں پر مشتمل کلاس صبح 6 تا 8 یا شام 6 تا 8 بجے چلائی جاسکتی ہے۔ مساجد میں بھی فیس کے ساتھ ایک سالہ کورس منعقد کر کے طلبہ کو سرٹیفکیٹ دیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بچوں کو قرآن مجید کے تیسویں پارے کے علاوہ سورہ یٰسین، سورہ رحمن اور سورہ ملک حفظ کروانے پر بھی توجہ دی جائے۔ جدید طرز پر مرتب کردہ نصاب اور مزید تفصیلات کے لیے فون نمبر 9866207131 پر رابطہ یا ویب سائٹ www.islahemashra.com ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اجتماع کی کارروائی ممشاد علی صدیقی قاسمی نے چلائی، جبکہ ڈاکٹر ذاکر مظاہری نے دعا کی۔ عبدالرقیب جری اور حمید خضر نے انتظامات میں حصہ لیا۔ اس موقع پر عوام الناس کی کثیر تعداد موجود تھی۔

پاکستان میں غربت دوبارہ بے قابو، دو دہائیوں کی معاشی ترقی کے ثمرات ضائع: عالمی بینک کے اعداد وشمار

اسلام آباد۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں غربت کی شرح ایک بار پھر خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے، جس کے نتیجے میں گزشتہ دو دہائیوں کے دوران حاصل ہونے والی معاشی کامیابیوں کا بڑا حصہ ضائع ہوگیا ہے۔ مسلسل معاشی بحران، مہنگائی، بے روزگاری اور کمزور حکومتی پالیسیوں نے لاکھوں پاکستانی خاندانوں کو دوبارہ غربت کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں غربت کی شرح 2001-02 میں 64.3 فیصد تھی، جو 2018-19 تک کم ہو کر 21.9 فیصد رہ گئی تھی۔ تاہم اب یہ شرح دوبارہ بڑھ کر 29 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ عالمی بینک کے تازہ معاشی جائزے میں انکشاف ہوا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ، شمالی افریقہ، افغانستان اور پاکستان پر مشتمل خطے کی انتہائی غریب آبادی کا تقریباً نصف حصہ صرف پاکستان میں رہتا ہے، حالانکہ خطے کی مجموعی آبادی میں پاکستان کا حصہ محض 30 فیصد ہے۔ پاکستان کی معیشت میں غربت میں کمی کا عمل 2008 کے بعد سست پڑنا شروع ہوا۔ معاشی ترقی کی غیر مستقل رفتار، غیر رسمی روزگار پر بڑھتا انحصار، خواتین کی محدود معاشی شرکت اور مستقل ملازمتوں کی کمی نے لاکھوں خاندانوں کی مالی حالت غیر مستحکم کر دی۔ اگرچہ بیرون ملک پاکستانیوں کی ترسیلاتِ زر اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام جیسے اقدامات نے غریب خاندانوں کو عارضی سہارا فراہم کیا، لیکن یہ اقدامات انہیں مستقل طور پر غربت سے نکالنے میں ناکافی ثابت ہوئے۔ 2020 کے بعد کورونا وبا، خوراک اور توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافہ، 2022 کے تباہ کن سیلاب اور سخت معاشی اصلاحات نے صورتحال مزید خراب کر دی۔ لاکھوں خاندان، جو بمشکل غربت کی لکیر سے اوپر پہنچے تھے، دوبارہ معاشی مشکلات کا شکار ہو گئے۔ پاکستان میں غربت کا مسئلہ صرف آمدنی کی کمی نہیں بلکہ ایسی معاشی ترقی کا فقدان بھی ہے جو مستقل روزگار، بہتر تعلیم، انسانی وسائل کی ترقی اور مالی تحفظ فراہم کر سکے۔

امریکی قانون سازوں نے افغان شہریوں کو ملک بدری سے تحفظ فراہم کرنے کی بحالی کی حمایت کی

واشنگٹن ڈی سی۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ امریکی ایوانِ نمائندگان کے 144 ارکان نے ایک ایسی درخواست (پیٹیشن) پر دستخط کیے ہیں جس کا مقصد ایک ایسے قانون پر ووٹنگ کروانا ہے، جو اہل افغان شہریوں کے لیے عارضی تحفظ کی حیثیت کو بحال کرے گا اور انہیں ملک بدری سے محفوظ رکھے گا۔ کولوراڈو سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹک رکن کانگریس جیسن کرو کی جانب سے 9 نومبر کو دائر کی گئی اس درخواست کا مقصد افغانستان ٹی پی ایس ایکٹ کو ایوان میں ووٹنگ کے مرحلے تک پہنچانا ہے۔ اس کے لیے کل 218 دستخطوں کی ضرورت ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس ہدف تک پہنچنے کے لیے مزید 74 قانون سازوں کی حمایت درکار ہے۔ اس درخواست کو دونوں بڑی سیاسی جماعتوں کے قانون سازوں کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ ورمونٹ سے تعلق رکھنے والی ڈیموکریٹک رکن کانگریس، بیکا بیلنٹ نے بھی اس پر دستخط کیے ہیں۔ 19 نومبر کو، انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ امریکی ریاستوں میں، اپنی کل آبادی کے تناسب سے ورمونٹ میں افغان مہاجرین کی سب سے بڑی تعداد آباد ہے۔ انہوں نے افغان اتحادیوں کی حمایت کرنے پر فخر کا اظہار بھی کیا۔ افغانستان ٹی پی ایس ایکٹ 2026 کے عنوان سے یہ مجوزہ قانون سازی 23 جولائی کو جیسن کرو نے پیش کی تھی۔ اس میں سیم لیکارڈو، ماریا ایلویرا سالازار، ڈان بیکن اور ولیم کیٹنگ سمیت دونوں بڑی سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے دیگر قانون سازوں کی حمایت بھی شامل ہے۔ اگر یہ قانون منظور ہو جاتا ہے تو اس کے تحت افغانستان کے لیے امریکی عارضی تحفظ کی حیثیت کا درجہ یکم جولائی 2029 تک بحال ہو جائے گا۔ وہ اہل افغان شہری جو اس قانون کے نفاذ کے وقت سے مسلسل امریکہ میں موجود ہیں، انہیں ملک بدری سے عارضی تحفظ حاصل ہوگا اور وہ کام کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔ درخواست گزاروں کو اپنی شناخت اور بائیو میٹرک معلومات فراہم کرنی ہوں گی، نیز انہیں مجرمانہ پس منظر اور قومی سلامتی کی جانچ کے عمل سے گزرنا ہوگا۔' ڈیپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سیکیورٹی کو عام طور پر ٹی پی ایس اور کام کرنے کی اجازت کی درخواستوں پر 90 دنوں کے اندر فیصلہ کرنا ہوگا؛ تاہم، مجوزہ قانون سازی میں مخصوص حالات کے تحت اس مدت میں مزید 150 دنوں تک کی توسیع کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ یہ اقدام ٹرمپ انتظامیہ کے 2025 میں افغانستان کے ٹی پی ایس کے عہدہ کو ختم کرنے کے فیصلے کی پیروی کرتا ہے۔ برطرفی 14 جولائی 2025 کو عمل میں آئی، جس سے وہ تحفظات ختم ہو گئے جن کی وجہ سے ہزاروں افغان شہریوں کو امریکہ میں رہنے اور قانونی طور پر کام کرنے کی اجازت تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے پہلے اطلاع دی تھی کہ برطرفی سے ہزاروں افغانوں کو ممکنہ ملک بدری کا سامنا کرنا پڑا، جب کہ پناہ گزینوں کے وکلاء نے طالبان کے زیر کنٹرول افغانستان میں لوگوں کی واپسی کے خطرات کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ ڈسچارج پٹیشن ایک پارلیمانی طریقہ کار ہے جو قانون سازوں کو متعلقہ کمیٹی کے آگے بڑھنے کا انتظار کیے بغیر قانون سازی پر غور کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، مطلوبہ 218 دستخطوں تک پہنچنے کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ٹی پی ایس بل خود منظور ہو چکا ہے۔

آج محفل درود شریف وحلقہ ذکر

حیدرآباد :۲۱/نومبر (راست) خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میر عالم اندرون کمان ایلچی بیگ میں آج بروز اتوار کو 11:30 بجے دن ہفتہ واری محفل درود شریف وحلقہ ذکر منعقد ہے۔ مولانا صوفی ارشد چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میر عالم) حلقہ ذکر کروائیں گے۔ عامتہ المسلمین سے شرکت کی خواہش ہے۔

بنڈلہ گوڑہ میں آج قرأت واذاں کی تربیت

حیدرآباد :۲۱/نومبر (راست) جامع مسجد ذاکر حسین طاہر، راجیو گاندھی نگر، دستگیر نگر، بنڈلہ گوڑہ میں آج بروز اتوار، بعد نماز ظہر مفت قرأت واذاں کی تربیت دی جا رہی ہے۔ نگرانی قاضی سراج مدنی سہروردی کریں گے۔ خواہشمند حضرات سے شرکت کی اپیل ہے۔

दैनिक वरक ए ताजा

4

مقامی وعلاقائی
خبریں
22/نومبر 2026

روزنامہ ورق تازہ

خواتین کے تحفظ پر ناندیڑ پولیس کا سخت موقف

چھیڑ چھاڑ اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے والے ملزم کے خلاف محض ۴۸/ گھنٹوں میں چارج شیٹ داخل، عثمان نگر پولیس کی تیز رفتار کارروائی

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): پولیس اسٹیشن عثمان نگر کی حدود میں ایک نابالغ طالبہ کا پیچھا کر کے چھیڑ چھاڑ کرنے اور شادی سے انکار کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکی دینے والے ملزم کے خلاف عثمان نگر پولیس نے نہایت سخت اور برق رفتار کارروائی عمل میں لائی ہے۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد تفتیش کے مراحل تیزی سے مکمل کرتے ہوئے پولیس نے محض ۴۸ گھنٹوں کے قلیل عرصے میں تمام قانونی وتفتیشی کارروائی مکمل کر کے فاضل ایڈیشنل سیشن کورٹ، کندھار میں چارج شیٹ (دوشاروپ پتر) داخل کر دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ۱۸/ نومبر ۲۰۲۶ کو پولیس اسٹیشن عثمان نگر میں شکایت درج کرائی گئی تھی کہ ملزم سائی ناتھ وٹھل تان وڑ (پیشہ ڈرائیور، ساکن عثمان نگر، تعلقہ کندھار، ضلع ناندیڑ) متاثرہ طالبہ کو عوامی سڑکوں اور گلیوں میں آ کر اشاروں سے بلاتا تھا، جبکہ تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا پیچھا کر کے یہ کہتا تھا کہ "مجھے تم سے محبت ہے، ہم بھاگ کر شادی کر لیں گے"، اور اس طرح اسے مسلسل ہراساں کر رہا تھا۔ ملزم نے متاثرہ لڑکی کو شادی سے انکار کرنے کی صورت میں زندہ نہ چھوڑنے کی سنگین دھمکی بھی دی تھی۔ متاثرہ بچی کی شکایت پر عثمان نگر پولیس اسٹیشن میں جرم رجسٹر نمبر ۲۴۸/۲۰۲۶ تحت دفعات ۷۸، ۳۵۱(۲) اور ۳۵۱(۳) بھارتیہ نیائے سنہیتا (بی این ایس) کے ہمراہ دفعات ۱۱ اور ۱۲ تحفظ اطفال از جنسی جرائم ایکٹ (پوکسو/ POCSO) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ جرم کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر تفتیشی کارروائی تیز کر دی اور ۱۹ نومبر ۲۰۲۶ کو ملزم سائی ناتھ وٹھل تان وڑ کو گرفتار کر لیا۔ تفتیشی افسر پولیس سب انسپکٹر سنیل سوریہ ونشی نے نہایت تیزی کے ساتھ تمام تکنیکی اور گواہوں کے شواہد اکٹھا کر کے تفتیش مکمل کی، جس کی بنا پر چارج شیٹ نمبر ۱۰۵/۲۰۲۶ بتاریخ ۲۰ نومبر ۲۰۲۶ کو ایڈیشنل سیشن کورٹ، کندھار میں اسپیشل کورٹ کیس نمبر ۴۸/۲۰۲۶ کے تحت داخل کر دی گئی۔ یہ موثر اور تیز رفتار کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر ایڈیشنل ایس پی سندیپ جادھو، ایڈیشنل ایس پی محترمہ ارچنا پاٹل اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر (کندھار) سنیل جمدے کی رہنمائی میں عثمان نگر پولیس اسٹیشن کے اے پی آئی مہیش مولک، پولیس سب انسپکٹر سنیل سوریہ ونشی، خاتون اہلکار جے ایس کندھارے اور عثمان نگر پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے انجام دی۔

ناندیڑ صرافہ بازار میں بی آئی ایس کا چھاپہ

بغیر ایچ یو آئی ڈی سونا ضبط، تاجروں میں کھلبلی

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): سونے کی خرید وفروخت میں صارفین کو دھوکہ دہی سے بچانے کے لیے ہال مارکنگ کے قوانین لازمی قرار دیے جانے کے باوجود ان کی خلاف ورزی کرنے والے صراف تاجروں کے خلاف بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز (بی آئی ایس) نے سخت کارروائی کا شکنجہ کس لیا ہے۔ بی آئی ایس کی ناگپور شاخ کی دس رکنی ٹیم نے ۱۸ نومبر کو ناندیڑ کے صرافہ بازار میں واقع مختلف جیولرز کی دکانوں اور کاروباری مراکز پر اچانک چھاپے مار کر تلاشی اور جانچ کی۔ اس کارروائی کے دوران ایسے سونے کے زیورات برآمد ہوئے جن پر ایچ یو آئی ڈی (ہال مارک یونیک آئیڈینٹیفکیشن) نمبر درج نہیں تھا، جس کے پیش نظر متعلقہ زیورات ضبط کر لیے گئے ہیں۔ اچانک ہونے والی اس زبردست کارروائی سے ناندیڑ کے صرافہ بازار میں زبردست ہلچل اور کھلبلی مچ گئی۔ ہال مارکنگ کے حکم نامے پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لیے یہ تلاشی اور ضبطی مہم عمل میں لائی گئی۔ ناگپور شاخ کے ڈائریکٹر وسربراہ ڈاکٹر منوج کمار رنگ کی نگرانی میں دس رکنی ٹیم نے یہ کارروائی انجام دی، جس نے جوائنٹ ڈائریکٹر رونک سکھدیوے کی قیادت میں صرافہ بازار کے مختلف جیولرز مراکز کی باریک بینی سے جانچ پڑتال کی۔ اس ٹیم میں جوائنٹ ڈائریکٹر نشا ابرگی اور آشیش اریوار کے ساتھ گنیش بروار، مایا بوکے، ہرشدا پائل، پراجکتا سانگلے، رشیکیش یو پٹے، ایشوریا بھوبے اور پارس ڈومرے شامل تھے۔ معائنے کے دوران ایسے سونے کے زیورات سامنے آئے جن پر ایچ یو آئی ڈی نمبر موجود نہیں تھا، جنہیں ٹیم نے قبضے میں لے لیا اور بتایا گیا کہ لازمی ہال مارکنگ کے ضوابط کی خلاف ورزی پر آئندہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس دوران جیسے ہی ٹیم کی آمد کی بھنک پڑی، کئی صراف تاجروں نے اپنی دکانیں بند کر کے فی الحال کارروائی سے بچنے کی کوشش کی۔ سونے کے زیورات کے خالص پن اور صارفین کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ہال مارکنگ لازمی کی گئی ہے، جس کے تحت ہر ہال مارک شدہ زیور پر الگ ایچ یو آئی ڈی نمبر ہونا ضروری ہے۔ تاہم ان قوانین کی خلاف ورزی کی اطلاعات کے پس منظر میں بی آئی ایس کی براہ راست کارروائی سے تاجروں میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے، اور صرافہ بازار کے دیگر کاروباری مراکز میں بھی چھاپے مارے جانے کا خوف پھیل گیا ہے، جبکہ سب کی نظریں بی آئی ایس کے اگلے قدم پر لگی ہوئی ہیں۔

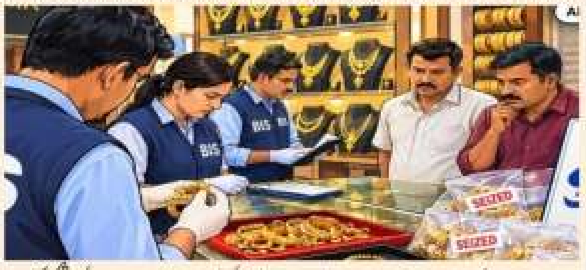

کھیت میں چل رہے جوئے کے اڈے پر پولس کا چھاپہ

۱۶/ملزمان گرفتار، ۱۰/لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی دھندوں اور جرائم کی بیخ کنی کے لیے ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر جاری خصوصی مہم کے تحت ناندیڑ رورل پولیس اسٹیشن کی ڈیٹیکشن برانچ (کرائم ڈیٹیکشن ٹیم) نے کوٹھا-وسرنی کے زرعی علاقے میں ایک کھیت پر چل رہے جوئے کے اڈے پر زبردست چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے ۱۶ ملزمان کو حراست میں لے لیا ہے۔ اس کارروائی میں پولیس نے نقد رقم، موبائل فونز، ایک فور وہیلر اور دو ٹو وہیلر سمیت مجموعی طور پر ۱۰ لاکھ ۱۷ ہزار ۳۸۰ روپے مالیت کا سامان ضبط کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، ۲۰ نومبر ۲۰۲۶ کی رات ناندیڑ رورل پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر نے علاقے میں جاری غیر قانونی سرگرمیوں کا سراغ لگا کر کارروائی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اسی حکم کی تعمیل میں ڈیٹیکشن ٹیم جب نجی گاڑی کے ذریعے علاقے میں گشت کر رہی تھی، تو نصف شب کے قریب خفیہ مخبر سے مصدقہ اطلاع ملی کہ کوٹھا-وسرنی کے کھیت سروے نمبر ۲-۶ میں پردیپ عرف سوہم روہترے اپنے کھیت کی کھلی جگہ پر چند افراد کے ساتھ تاش کے پتوں پر پیسے لگا کر جھنا-منا نامی جوا کھلا رہا ہے اور خود بھی کھیل رہا ہے۔ مصدقہ اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے دو سرکاری گواہوں (پنچوں) کی موجودگی میں موقع واردات پر چھاپہ مارا۔ اس کارروائی کے دوران ۱۶ افراد کو رنگے ہاتھوں دبوچ لیا گیا، جن کے نام پردیپ عرف سوہم لال چند روہترے (عمر ۳۸ سال، ساکن شنی مندر کے قریب، پرانا موڈھا، ناندیڑ)، شیخ محسن شیخ بابو (عمر ۳۲ سال، ساکن واجے گاؤں، تعلقہ وضلع ناندیڑ)، سوربھ صاحب راؤ چونتے (عمر ۲۵ سال، ساکن تاتھاجی نگر، ناندیڑ)، بھیم راجیندر سنگھ چوہان (عمر ۲۶ سال، ساکن گاڑی پورا، ناندیڑ)، عبدالسلام عبدالسمیر (عمر ۳۵ سال، ساکن عمر کالونی، دیگلور ناکہ، ناندیڑ)، کرشنا راؤ صاحب قدم (عمر ۳۵ سال، ساکن گوپال نگر، سانگوی، ناندیڑ)، سدھانت ساگر یادو (عمر ۳۰ سال، ساکن وزیر آباد، ناندیڑ)، پروین جگل کشور دھت (عمر ۳۷ سال، ساکن صراف، پرانا موڈھا، ناندیڑ)، ابھیجیت ارجن اوبکر (عمر ۲۸ سال، ساکن پرانا موڈھا، ناندیڑ)، فیروز خان واحد خان پٹھان (عمر ۳۸ سال، ساکن بالاجی نگر ہنگولی ناکہ، ناندیڑ)، سنیل پرتاپ سنگھ لال (عمر ۳۰ سال، ساکن مال ٹیکڑی، ناندیڑ)، سرتاج سنگھ اجیت سنگھ (عمر ۳۳ سال، ساکن ابچل نگر، ناندیڑ)، سید حسین سید یوسف (عمر ۳۰ سال، ساکن واجے گاؤں، ناندیڑ)، راجیش رام راؤ ہمبرڈے (عمر ۳۹ سال، ساکن وشنو پوری، ناندیڑ)، نارائن بلی رام چٹلے وار (عمر ۵۲ سال، ساکن ایم آئی ڈی سی بلی رام پور، ناندیڑ) اور ستپال سنگھ جسپال سنگھ باندی (عمر ۳۲ سال، ساکن ابچل نگر، ناندیڑ) بتائے گئے ہیں۔ یہ تمام افراد گول دائرے میں بیٹھ کر بدک چھاپ تاش کے پتوں پر پیسوں کی بازی لگا کر جوا کھیل رہے تھے۔ پولیس نے تمام ملزمان کو حراست میں لے کر گواہوں کے روبرو تلاشی اور موقع سے فورڈ کمپنی کی فیگو کار، مالیت ۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپے، دو موٹر سائیکلیں، مالیت ۲ لاکھ ۱۰ ہزار روپے، مختلف کمپنیوں کے ۱۱ موبائل فون (کل مالیت ۳ لاکھ ۳۵ ہزار روپے)، نقد رقم ودیگر سامان ۲۲ ہزار ۳۸۰ روپے اور جوا کھیلنے کے بدک چھاپ تاش کے پتے سمیت مجموعی طور پر ۱۰ لاکھ ۱۷ ہزار ۳۸۰ روپے کا مال ضبط کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں مذکورہ ملزمان کے خلاف ناندیڑ رورل پولیس اسٹیشن میں جرم رجسٹر نمبر ۱۳۸۵/۲۰۲۶ تحت دفعہ ۱۲(الف) مہاراشٹر پریونشن آف گیمبلنگ ایکٹ (مہاراشٹر انسداد جوا ایکٹ) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے حکم پر ایڈیشنل ایس پی سندیپ جادھو، ایڈیشنل ایس پی محترمہ ارچنا پاٹل، سب ڈویژنل پولیس آفیسر (اتوارہ) پرشانت شندے اور ناندیڑ رورل پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر اشوک جادھو کی رہنمائی میں ڈیٹیکشن برانچ کے اے پی آئی کپل پاٹل اور ان کی ٹیم کے اہلکاروں وشنو کھلارے، کملاکر سداورتے، سمیر احمد، بالاجی یادگیرواڑ، آصف شیخ، تیجر سے، غفار، کامبلے، مالگے، ہنمنت حیلنگ اور سنتوش پوار نے انجام دی۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر قانونی جوئے، مٹکے اور دیگر جرائم کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دے کر تعاون کریں۔

سابق رکن اسمبلی کے بھتیجے پر کار چڑھا کر قتل کرنے کی کوشش

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ میں سابق رکن اسمبلی کے بھتیجے پر چار پہیہ گاڑی چڑھا کر جان سے مارنے کی کوشش کا ایک نہایت سنسنی خیز اور چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ جمعرات کی رات ناندیڑ شہر کے نواں موڈھا علاقے میں پیش آنے والے اس جان لیوا واقعے کی پوری کارروائی قریبی سی سی ٹی وی کیمروں میں قید ہو گئی ہے، جس کے بعد شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اس حملے میں محفوظ رہنے اور زخمی ہونے والے تاجر کا نام کپل پوکرنا بتایا گیا ہے، جبکہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ پرانی رنجش اور مالی لین دین کے تنازعے کے باعث پیش آیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، کپل پوکرنا ناندیڑ کے سابق رکن اسمبلی اوم پرکاش پوکرنا کے بھتیجے ہیں اور پیشے کے لحاظ سے آڑھت کے تاجر ہیں۔ جمعرات کی رات تقریباً ۹:۴۵ بجے وہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ ٹہل رہے تھے کہ اسی دوران ایک تیز رفتار کار ان کی جانب بڑھی۔ کپل پوکرنا نے حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً ایک طرف چھلانگ لگا کر اپنی جان بچائی، تاہم ڈرائیور نے اس کے بعد گاڑی کو ریورس کیا اور دوبارہ ان پر کار چڑھانے کی کوشش کی، جس کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد جب تاجر کپل پوکرنا اپنے ایک دوست کے ساتھ سڑک پر کھڑے ہو کر اسی واقعے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے، تبھی وہ ڈرائیور ایک بار پھر تیز رفتاری سے وہاں پہنچا، جس پر پوکرنا اور ان کے دوست نے سڑک کے کنارے ہٹ کر خود کو محفوظ کیا۔ یہ تمام مناظر علاقے میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں میں ریکارڈ ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں کپل پوکرنا نے ہرجی راجے گورے کے خلاف شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی ہے، جس کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ دوسری جانب، شکایت کنندہ تاجر کا کہنا ہے کہ یہ پورا معاملہ مالی لین دین کے تنازعے سے جڑا ہوا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہرجی راجے گورے تین سال قبل کپل پوکرنا کے پاس ڈرائیور کے طور پر ملازم تھا اور پوکرنا نے اس کے ۱۰ ٹرک کرائے پر لیے تھے۔ تاہم کرائے کی ادائیگی کو لے کر دونوں کے درمیان اختلافات اور تنازع پیدا ہو گیا تھا۔ کپل پوکرنا نے اپنی شکایت میں الزام عائد کیا ہے کہ ملازمت سے برطرف کیے جانے اور ٹرکوں کو کام نہ ملنے کے باعث راجے گورے نے انہیں فون پر متعدد بار دھمکیاں دیں۔ ان کے مطابق تقریباً چالیس لاکھ روپے کے مالی تنازعے کے سبب یہ جان لیوا حملہ کیا گیا، جس سے شہر میں شدید سنسنی اور تشویش پھیل گئی ہے۔

ضلع ناندیڑ میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت امتناع اجتماع اور ہتھیار بندی کے احکامات نافذ

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں امن وامان اور قانون ونظم کی صورتحال کو برقرار رکھنے کے مقصد سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر کی جانب سے ضلع بھر میں امتناع اجتماع (جماؤ بندی) اور ہتھیار بندی کے احکامات نافذ کر دیے گئے ہیں۔ جاری کردہ سرکاری اطلاع کے مطابق، ناندیڑ ضلع میں ۲۳ نومبر ۲۰۲۶ کی صبح ۶:۰۰ بجے سے ۷ دسمبر ۲۰۲۶ کی نصف شب تک ہتھیار بندی اور امتناع اجتماع کے احکامات نافذ العمل رہیں گے۔ انتظامی حکم نامے کے تحت ضلع میں امن وقانون کو ہر صورت برقرار رکھنے کے لیے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مہاراشٹر پولیس ایکٹ ۱۹۵۱ کی دفعات ۳۷(۱) اور ۳۷(۳) کے تحت ۷ دسمبر کی صبح ۶:۰۰ بجے سے ۲۱ دسمبر ۲۰۲۶ کی نصف شب تک بھی ضلع میں ہتھیار بندی اور امتناع اجتماع کے احکامات جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اس ضابطے کے تحت پانچ یا اس سے زائد افراد کے جمع ہونے یا حکم نامے میں درج ممنوعہ سرگرمیوں کو عوامی مقامات یا ان کے اطراف میں انجام دینے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ تاہم یہ احکامات ڈیوٹی پر مامور پولیس افسران، سرکاری ملازمین، شادی بیاہ کی تقریبات، آخری رسومات، مذہبی پروگراموں، یاتراؤں اور مجاز حکام کی جانب سے خصوصی اجازت دیے جانے والے جلوسوں پر لاگو نہیں ہوں گے۔ حکم نامے کے مطابق، ایسی خصوصی اجازت یافتہ جلوسوں کی منظوری دینے کے ساتھ ساتھ پانچ یا اس سے زائد افراد کے اجتماع، جلسے، جلوس، احتجاجی مارچ نکالنے اور لاؤڈ اسپیکر بجانے کی اجازت دینے کے اختیارات ضلع کے متعلقہ تھانوں کے انچارج افسران کے علاوہ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ کی جانب سے مجاز قرار دیے گئے دیگر پولیس افسران کو حاصل ہوں گے۔

۱۲/ دسمبر کو قومی لوک عدالت کا انعقاد

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی ممبئی کی ہدایات کے مطابق اور ضلع لیگل سروسز اتھارٹی کے چیئرمین و پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج زرینہ کے۔ برہنے کی سرپرستی میں ضلع ناندیڑ کی تمام عدالتوں میں سنیچر ۱۲ دسمبر ۲۰۲۶ کو قومی لوک عدالت (نیشنل لوک عدالت) کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس لوک عدالت میں عدالتوں میں زیر التوا مصالحت کے قابل مقدمات کے ساتھ ساتھ مقدمہ دائر ہونے سے قبل کے (پری لٹیگیشن) معاملات بھی باہمی افہام وتفہیم اور صلح صفائی کے ذریعے نمٹائے جائیں گے۔ عدالتوں میں زیر التوا تنازعات کو باہمی رضامندی سے حل کرنے کا یہ فریقین کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ اگر دونوں فریق آپسی اتفاق سے صلح کی کوشش کریں تو ان کے قیمتی وقت اور پیسے کی بچت ممکن ہے، نیز باہمی رضامندی سے معاملات طے پانے پر دونوں فریقین کے باہمی تعلقات اور مفادات بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اس قومی لوک عدالت میں مصالحت کے قابل فوجداری مقدمات، چیک باؤنس، بینک ریکوری، لون ریکوری، سیٹلمنٹ (جاتینجی)، موٹر حادثات، ٹریفک چالان، سروس میٹرز، لیبر ڈسپیوٹ، اراضی کے حصول (لینڈ ایکوزیشن)، ریونیو، بجلی کے بل، میونسپل کارپوریشن یا میونسپل کونسل کے واٹر ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس، ٹیلی فون بل، ازدواجی وخاندانی تنازعات، کاروباری جھگڑے، ثالثی (آربیٹریشن)، صارفین کے تنازعات، مزدوروں کے مسائل، دیوانی مقدمات، وراثتی حق کے معاملات نیز ثالثی یا مصالحت کے قابل زیر التوا اور قبل از سماعت مقدمات کو صلح کے ذریعے نمٹایا جائے گا۔ ضلع لیگل سروسز اتھارٹی کے سکریٹری شری دی۔ ویشش پانڈے نے متعلقہ فریقین سے اپیل کی ہے کہ ان کے مقدمات جس عدالت میں زیر التوا ہیں، وہ ۱۲ دسمبر کو اس عدالت کے احاطے میں بالمشافہ حاضر ہو کر اس قومی لوک عدالت سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے مقدمات کو باہمی مفاہمت سے حل کرنے کے لیے پہل کریں۔ اس قومی لوک عدالت کے حوالے سے مزید معلومات کے لیے ضلع لیگل سروسز اتھارٹی ناندیڑ یا قریبی عدالت میں قائم تعلقہ لیگل سروسز کمیٹی سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ناندیڑ میں ۲۳/ نومبر کو اپرنٹس شپ بھرتی میلہ

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): بیسک ٹریننگ اینڈ کولیٹرل انفارمیشن سینٹر (بی ٹی آئی سی) ناندیڑ اور شری گرو گوبند سنگھ جی انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آئی ٹی آئی) ناندیڑ کے مشترکہ اہتمام سے پیر ۲۳ نومبر ۲۰۲۶ کو صبح ۱۱:۰۰ بجے آئی ٹی آئی پاس امیدواروں کے لیے اپرنٹس شپ اسکیم (پی ایم این اے ایم/PMNAM) کے تحت ایک بھرتی میلے کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس بھرتی میلے میں تمام انجینئرنگ اور نان انجینئرنگ ٹریڈز سے آئی ٹی آئی پاس کرنے والے تربیت یافتہ امیدواروں کو بطور اپرنٹس (شکاؤ امیدوار) روزگار وتربیت کا موقع فراہم کیا جائے گا، جس کے تحت مجموعی طور پر ۱ ہزار امیدواروں کی بھرتی کی جائے گی۔ اس بھرتی میلے میں ملک وریاست کی متعدد نامور اور معروف صنعتی کمپنیاں شریک ہو رہی ہیں، جن میں ٹاٹا ڈی ایل ٹی (TATA DLT)، مہندرا (MAHINDRA)، بجاج، فیاٹ (FIAT)، اوروپلیکس (AUROPLEX)، لیئر (LEAR)، سائی وڈ، ہیر (HAIR)، جے بل (JABIL)، بورے (BAURE)، فیروشیا اور وکھو ریہ شامل ہیں۔ ان کمپنیوں کی جانب سے امیدواروں کا انتخاب کیا جائے گا تا کہ نوجوانوں کو عملی صنعتی ماحول میں کام سیکھنے اور روزگار کے بہتر مواقع حاصل ہو سکیں۔

مٹکا اور جوئے کے اڈوں پر ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کی ٹیم کے چھاپے

۳۰ افراد کے خلاف کارروائی، ۴۳ لاکھ روپے کا مال ضبط

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ رینج کے تحت ضلع لاتور میں غیر قانونی کاروبار جاری رہنے کی موصولہ شکایات پر ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) شاہ جی امباپ نے اپنے افسران اور اہلکاروں پر مشتمل ایک خصوصی پولیس ٹیم ضلع لاتور روانہ کی تھی۔ اس خصوصی ٹیم نے ۲۰ نومبر ۲۰۲۶ کو شیواجی نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں راجیو گاندھی چوک سے کشمیری چوک روڈ پر راج آٹو موبائل کے پہلو میں واقع راجو ہاؤسے کے ٹین شیڈ میں چل رہے مٹکا بکی اڈے پر کارروائی کر کے وہاں سے ۱۲ ہزار ۹۵۰ روپے نقد اور ۲۴ ہزار روپے مالیت کے ۳ موبائل فونز، یوں کل ۳۶ ہزار ۹۵۰ روپے کا سامان ضبط کر لیا اور اس معاملے میں مجموعی طور پر ۴ افراد کے خلاف شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں جرم رجسٹر نمبر ۵۶۳/۲۰۲۶ تحت دفعات ۱۲(الف)، ۴ اور ۵ مہاراشٹر پریونشن آف گیمبلنگ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اسی روز اسی تھانے کی حدود میں پرانا ریناپور ناکہ کے قریب ویسٹ سائیڈ مال کے عقب میں ایک ٹین شیڈ میں چل رہے مٹکا بکی اڈے پر بھی چھاپہ مارا گیا، جہاں سے ۳ ہزار ۳۸۰ روپے نقد اور ۲۰ ہزار ۵۰۰ روپے مالیت کے ۳ موبائل فونز سمیت کل ۲۳ ہزار ۸۸۰ روپے کا مال ضبط کر کے ۶ افراد کے خلاف شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں جرم رجسٹر نمبر ۵۶۴/۲۰۲۶ تحت دفعات ۱۲(الف)، ۴ اور ۵ مہاراشٹر جوا ایکٹ کے تحت جرم درج کیا گیا۔ اس کے بعد پولیس ٹیم نے لاتور رورل پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع بابل گاؤں کے کھیت کے احاطے (آکھاڑا) میں بنے ٹین شیڈ میں 'تیرٹ' نامی جوا کھیلنے والوں کے خلاف بڑی کارروائی کی۔ اس کارروائی میں ۹۲ ہزار ۳۵۰ روپے نقد، ۲۴ موبائل فونز، ۸ موٹر سائیکلیں اور ۴ فور وہیلر گاڑیاں، یوں مجموعی طور پر ۴۲ لاکھ ۷ ہزار ۳۵۰ روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا اور اس سلسلے میں ۲۰ افراد کے خلاف لاتور رورل پولیس اسٹیشن میں جرم رجسٹر نمبر ۴۹۸/۲۰۲۶ تحت دفعات ۴ اور ۵ مہاراشٹر جوا ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اس طرح ضلع لاتور میں کی گئی ان ۳ کارروائیوں کے دوران پولیس ٹیم نے مجموعی طور پر ۳۰ افراد سے ۱ لاکھ ۹ ہزار ۶۸۰ روپے نقد، ۳۰ موبائل فونز، ۸ موٹر سائیکلیں اور ۴ فور وہیلر گاڑیاں سمیت کل ۴۳ لاکھ ۹ ہزار ۱۸۰ روپے کا مال ضبط کر لیا ہے۔ یہ کامیاب کارروائی پولیس سب انسپکٹر پنج انگلے کی قیادت میں ہیڈ کانسٹیبل پردیپ کھاسوٹے، ہیڈ کانسٹیبل گنیش راٹھوڑ، ہیڈ کانسٹیبل سندیپ واگھماڑے اور ہیڈ کانسٹیبل گجانن ڈورے نے انجام دی، جن کی شاندار کارکردگی پر ڈی آئی جی شاہ جی امباپ نے ٹیم کے افسران اور اہلکاروں کو مبارکباد پیش کی۔ دوسری جانب، غیر قانونی دھندوں کی اطلاع براہ راست پولیس تک پہنچانے کے مقصد سے ڈی آئی جی دفتر کی جانب سے 'خبر' نامی ہیلپ لائن (موبائل نمبر ۹۱۵۰۱۰۰۱۰۰) شروع کی گئی ہے، جس کے ذریعے ناندیڑ رینج کے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع فوری طور پر ڈی آئی جی دفتر تک پہنچائیں۔

مرکزی وزیر داخلہ نے مہاراشٹر کے ساتھ بھونڈا مذاق کیا

پونے دورے میں ریاست کو امداد دینے کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا: ہرش وردھن سپکال

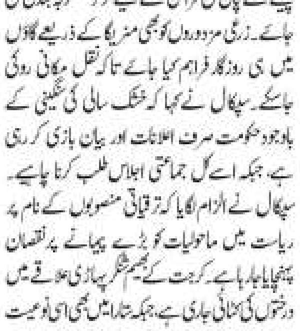

پونے: ۲۱/ نومبر (پریس ریلیز): مہاراشٹر اس وقت شدید خشک سالی کا سامنا کر رہا ہے۔ ریاست میں پانی کا سنگین بحران ہے، کسان اور زرعی مزدور پریشان ہیں اور پینے کے پانی کی بھی شدید قلت ہے۔ ایسے حالات میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ دو روزہ دورے پر پونے آئے، لیکن انہوں نے خشک سالی سے متعلق راحت یا مرکزی جانب سے ریاست کو دی جانے والی امداد کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ یہ مہاراشٹر کے ساتھ بھونڈا مذاق ہے۔ یہ تنقید مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کی۔ مغربی مہاراشٹر کے لوک سبھا اور اسمبلی حلقوں کے انچارجز، ضلعی انچارجز اور ضلعی صدور کا جائزہ اجلاس پونے میں ریاستی انچارج ڈاکٹر سری ویلا پرساد اور ہرش وردھن سپکال کی موجودگی میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ پرتھوی راج چوہان، رکن اسمبلی ستیج (بنٹی) پاٹل، رکن پارلیمنٹ پرنیتی شندے، ڈاکٹر وشوجیت قدم، موہن جوشی، رمیش باگوے، ایڈوکیٹ گنیش پاٹل، گوپال تیواری، دیپتی چودھری اور پرشانت جگتاپ سمیت دیگر رہنما موجود تھے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ بی جے پی مہایوتی حکومت خشک سالی سے متاثرہ کسانوں کے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہے۔ ایک طرف عوام کے مطالبے کے بغیر 80 ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے شکتی پیٹھ ہائی وے تعمیر کرنے پر اصرار کیا جا رہا ہے تو دوسری جانب کمبھ میلے پر 36 ہزار کروڑ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ یہ رقم کسانوں کی مدد پر خرچ ہونی چاہیے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کسانوں کو فی ہیکٹر ایک لاکھ روپے کی مالی امداد دی جائے، ان کے تمام قرض معاف کیے جائیں، فوری طور پر چارہ کیمپ شروع کیے جائیں اور پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے موثر منصوبہ بندی کی جائے۔ زرعی مزدوروں کو بھی منریگا کے ذریعے گاؤں میں ہی روزگار فراہم کیا جائے تاکہ نقل مکانی روکی جا سکے۔ سپکال نے کہا کہ خشک سالی کی سنگینی کے باوجود حکومت صرف اعلانات اور بیان بازی کر رہی ہے، جبکہ اسے کل جماعتی اجلاس طلب کرنا چاہیے۔ سپکال نے الزام لگایا کہ ترقیاتی منصوبوں کے نام پر ریاست میں ماحولیات کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ کرجت کے بھیم شنکر پہاڑی علاقے میں درختوں کی کٹائی جاری ہے، جبکہ ستارا میں بھی اسی نوعیت کا منصوبہ زیر غور ہے۔ واڈھون بندرگاہ کا منصوبہ مقامی لوگوں کو بے گھر کرنے کے ساتھ ماحولیات کے لیے بھی سنگین خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ درختوں کی اس بڑے پیمانے پر کٹائی کے باعث وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کا نام تاریخ میں 'درخت خور وزیر اعلیٰ' کے طور پر درج ہوگا۔ سپکال نے آنجہانی نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے طیارہ حادثے پر بھی سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ حادثہ تھا یا سازش، اس کی غیر جانب دارانہ تحقیقات ضروری ہیں۔ موجودہ تحقیقات سست رفتار ہیں اور حکومت کی رپورٹ بھی گمراہ کن ہے۔ عوام کے شکوک دور کرنے کے لیے اس معاملے کی تحقیقات کسی جج کی نگرانی میں سی بی آئی سے کرائی جانی چاہیے۔ سپکال نے کہا کہ کانگریس پارٹی حد بندی بل کی مخالفت کرتی ہے۔ ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ کی تعداد بڑھانے کے بجائے مقامی خود اختیاری اداروں کے اختیارات میں اضافہ کیا جانا چاہیے، لیکن بی جے پی اقتدار کو مرکز میں مرتکز کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بل منظور کرانے کے لیے بی جے پی سیاسی پارٹیوں کو توڑنے، لالچ دینے اور دھمکیاں دینے جیسے طریقے اپنا رہی ہے۔ کانگریس اس معاملے پر انڈیا اتحاد کے اتحادیوں سے رابطے میں ہے اور امید ہے کہ تمام اتحادی اس بل کی مخالفت کریں گے۔

انفرادی کھیت تالاب اسکیم کے تحت ویٹنگ لسٹ کی تمام ۱۰۰ فیصد درخواستوں کی منظوری

ناندیڑ: ۲۱/ نومبر (ورق تازہ نیوز): ریاست میں بارش پر منحصر زراعت کے لیے پانی کی دستیابی میں اضافہ کرنے کے مقصد سے حکومت کی جانب سے سبسڈی کی بنیاد پر شروع کی گئی انفرادی کھیت تالاب اسکیم کے باعث کسانوں کی زرعی پیداوار اور آمدنی میں بہتری آئی ہے اور ان کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں مدد ملی ہے۔ موجودہ صورتحال میں سال ۲۰۲۶-۲۷ کے دوران ال نینو کے اثرات سے پیدا ہونے والی قحط جیسی کیفیت کے پیش نظر محفوظ آبپاشی کی ضمانت دینے والے کھیت تالاب کے جزو پر خصوصی توجہ مرکوز کرنے کے حوالے سے ریاستی سطح سے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ اسی تناظر میں انفرادی کھیت تالاب جزو کے لیے مہاڈی بی ٹی پورٹل پر ویٹنگ لسٹ میں شامل تمام ۱۰۰ فیصد درخواستوں کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت مجموعی طور پر ۸۷ ہزار ۱۷۴ کسان منتخب کیے گئے ہیں، جن کے زمرہ وار اعداد وشمار کے مطابق ایس سی کے ۳ ہزار ۹۲۵، ایس ٹی کے ۵ ہزار ۳۹۷ اور دیگر زمرے کے ۷۷ ہزار ۸۷۰ کسان شامل ہیں۔ منتخب ہونے والے کسانوں کو ضروری دستاویزات مثلاً انڈر ٹیکنگ/ حلف نامہ (ضمیمہ ۲)، بوقت ضرورت ذات کا سرٹیفکیٹ اور معذوری (دویانگ) کا سرٹیفکیٹ مہاڈی بی ٹی پورٹل پر اپ لوڈ کرنے کے سلسلے میں ان کے رجسٹرڈ موبائل نمبروں پر ایس ایم ایس کے ذریعے مطلع کر دیا گیا ہے۔ تمام منتخب کسانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ متعلقہ ایس ایم ایس موصول ہونے کے ۳۰ دنوں کے اندر اپنے کاغذات مہاڈی بی ٹی (آپلے سرکار) پورٹل پر لازمی طور پر اپ لوڈ کر دیں۔

ٹیوشن کلاسز یا دیگر کاروبار کے لیے دو ہال کرائے پر دینا ہے

ناندیڑ کے ضلع پریشد ہائی اسکول اتوارہ کے سامنے ار سی سی کے دو ہال پہلے اور دوسرے منزلے پر ٹیوشن کلاسز یا دیگر کاروبار کے لیے کرائے پر دینا ہے اور اسی بلڈنگ میں 12×9 گودام اور مین روڈ پر ایک دکان کرایہ پر دینا ہے اور مچھلی مارکیٹ میں دو بیڈ روم ایک ہال نیا باورچی خانہ نیا اور آر سی سی کا ایک مکان کرایہ پر دینا دی ہے رابطہ قائم کرے۔

سید ممتاز علی شاہ : 7276718532
سید محبوب علی شاہ، سابقہ کونسلر : 9764286059

PROP. ABDUL RAHMAN
8999942523
نیو زینت جیولرس
ریحان کامپلیکس، باغبان گلی، صرافہ نمبر ۲، ناندیڑ۔
NEW
ZEENAT JEWELLERS
Rehan Complex, Baghban Galli, Sarafa No.02, Nanded-04

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604